



V11625

18-12-28

Title - DEEVAN GHALIB (1319 H).

Writer - Musattils Agha Mehdi Talibi.

Publisher - Agad Book Diba (Delhi).

Date - 1936

Pages - 72

Subjects - Ghalib - Davaar-een ; Davaar-een -  
Ghalib .

11422

M.A. LIBRARY, A.M.U.

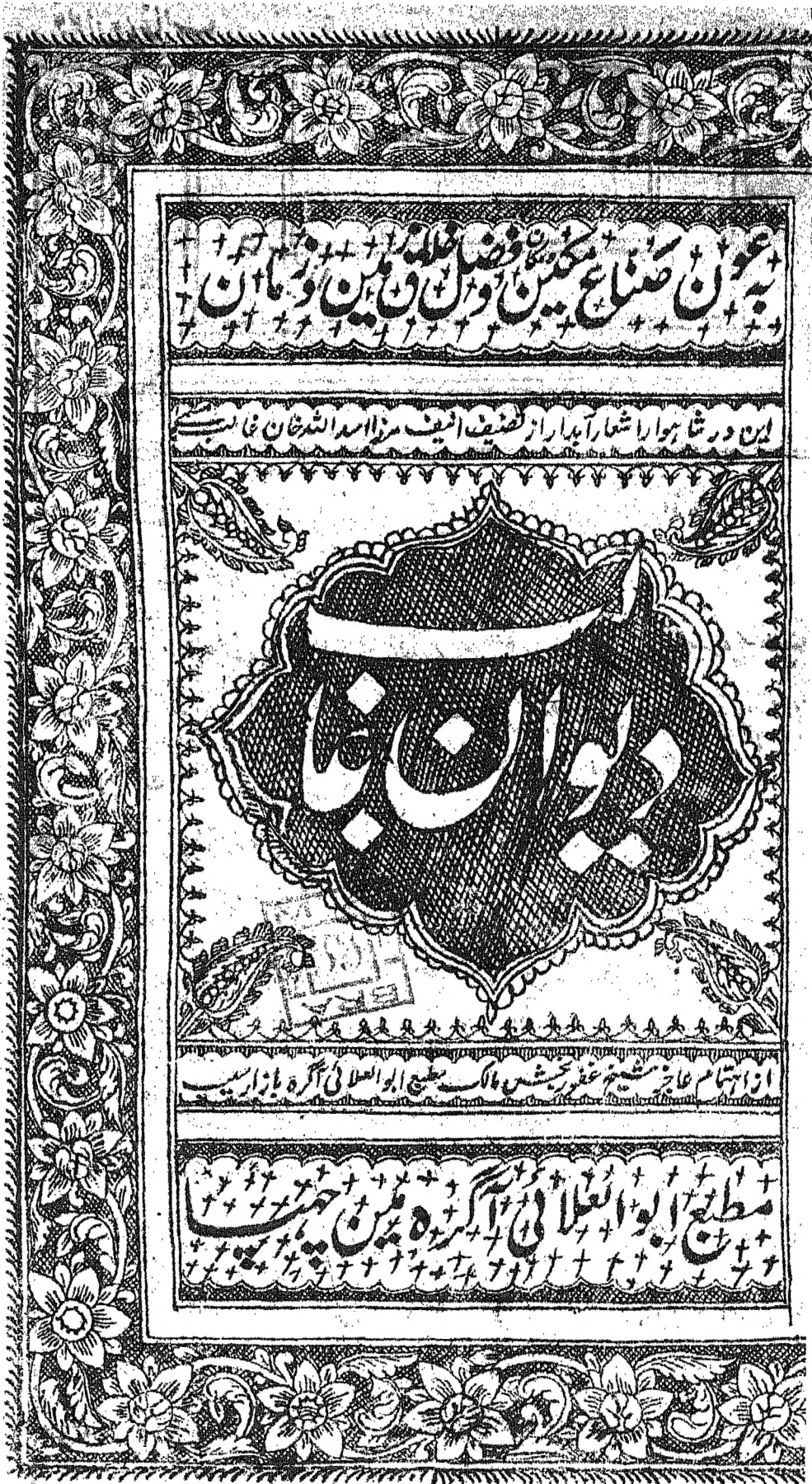


U11625

*[Handwritten signature]*

*[Handwritten signature]*







بسم الله الرحمن الرحيم

۸۹۱۶۲۲۱

۶۱۱۶

۱۱۶۲۵

مستقیم است و اینها را در میان نشینان و اشیر و کجانی از سامان مجرور گردانی نموده و دامنهای از خود  
مندی دست بهم داده است و چون بهای سنگ شرب و خورد و بخار و طبعی شکسته اندام تراشیده بلکه بیشتر شکافته  
بکند و نیز بزرگ کرده و سیولان خراشیده و بدون نقش گردانگی شوق بخنجوی آتش پادسی مستند آتشی که در  
گلختانی استند و نسوده و خاموش و از کجانی فاکتور برگ خودش سپید پوش مینی چه پردی مسلم است از ناپاکی  
باستخوان مرده ناپاکست و از دیوانگی برشته شمع فراگرفته آتش کجانی بر زمین بدل گشتن نیز و در زمزم افروختن  
راشاید آتش به صنع برافروخته و آتش برست بر اباد و افراد هم در آتش سوزنده نیک میداند که پیش و پزده  
در میان است آن خشنده آفرین و آتش است که بچشم روشنی شوشنگ از رنگ بدون تاخته و در ایوان بهر اسب  
شود و نمایان خشن فریغ است و لاند از رنگ معراجش و کده را چراغ خشنده نیردان و درون سخن برافروزد و ناپاک  
که شری از آن آتش تانباک بجا کشته خویش یافته بکاو کاو سینه شافته امه در نفس و مه بران بر نهاده بود که در  
اندک کت پیر و زکار آن نایه فراموش تواند آمد که جمعه را قزو شانی چراغ و را به عو و را بال شناسائی دماغ تواند بخشید چنان  
نگارند و این نامه را آن در سر است که پس از انتخاب یوان ریخته گرد آورده و درون سرینه دیوان فارسی بر خنجر و با  
مشتاقان حال این فریاد فریاد بسزای نوی خوشنشینان و کجانی هر امان سخن و ستایان و کجانی را که خارج از این  
و در این باب در آنکه در این رنگ کلک این نامه بیاه نشاند و چنانکه گرد آورده در ستایش و کجانی آن لشعار معنون خود  
خود شانه بیدار این بوی بسنی ناسنیده از غشی بیدار و نایه بسنی خوشنشینان و کجانی را که در این شانه  
موسوم و به مزار و مزار معروف به عالم است چنانکه کجانی را بادی مولود و دلوئی مسکن فرجام کای خنجر و فریاد

۸۹۱

۲۷-۹-۴

<p>نقش فرمادی و کجی شوخی تحریر کا کا و کا و کجی یا کجیا تنہائی نہ پوچھ جذبات اختیار شوق دیکھا جاسے آگہی دام شنیدن جقدر جاسے جیسا</p>	<p>غزلیات کافذی پر پیرین ہر یکہ تصور کا جھکنا شام کالانے جو و شیر کا سینہ شمشیر سے باہر جو دم شمشیر کا درغا غنما و اسے عالم تقریر کا</p>
<p>بکہ ہوں غائب اسیری میں بھی نش زریں ملا ہے آتش دیدہ و حلقہ میری زنجیر کا</p>	<p>بکہ ہوں غائب اسیری میں بھی نش زریں ملا ہے آتش دیدہ و حلقہ میری زنجیر کا</p>
<p>جہاں تختہ الماس رخسارِ زہر گریز مبارکباد اسد غنما جان ورد زنداں</p>	<p>جہاں تختہ الماس رخسارِ زہر گریز مبارکباد اسد غنما جان ورد زنداں</p>
<p>خفیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار اشفگی و نقش سویدا کیا درست تنہا خواب میں خیال کو تجھسی معاملہ لیتا ہوں کتبِ غم دل میں یقین سنوڑ ڈھانپا کھنچے داغ غیوب پر ہنسنگی</p>	<p>صحرانگرہ تنگی چشم سو ہوتا ظاہر ہو اگر داغ کا سر پایہ و دوتا جب آنکھ کھل گئی نزیان تہا نہ سود تہا لیکن یہی کہ رقت گیا اور بود تہا میں ورنہ نہ رہا بس میں ننگ جو د تہا</p>
<p>تیسرے بغیر مر شکا کوہ کن اسد سرگشتہ اخبار سوم و قبود تہا۔</p>	<p>تیسرے بغیر مر شکا کوہ کن اسد سرگشتہ اخبار سوم و قبود تہا۔</p>
<p>مجھے ہونے کے ہم دل اگر پڑا یا یا عشقے طبیعت و زینت کا مزا یا یا دو تدر و شمشیر اعتماد دل معلوم سادگی ویرکاری خودی و شیار می غنیہ پر رکھنے آج منہ اپنا دل</p>	<p>دل کہاں کہ گم ہو جسے مدعا یا یا درد کی دوا پانی درد بے درد یا یا آہ و اثر دیکھی نہ نارسا سب یا یا حسن کو قنائل میں جرات آؤ یا یا خون کیا ہوا دیکھ گم کیا ہوا یا یا</p>



<p>کراچی کاوش غم جہان ہوا سینکڑوں فتنہ گہرا ہے راز کا نہیں نشہ میں اشتہار کا دفتر کھلا کسی کو یاد ہے وہیں صبح کی گھبراہٹ شب بونی پر خیمہ خشنود کا دفتر کھلا تکلف سے کیا تھکے کا جادو رجو ہوں پورے بیرون قوت کا دفتر کھلا یقین میں شہنشاہ کا دفتر کھلا نہیں جہان کی باتیں کوئی یادوں کا دفتر کھلا</p>	<p>کر دے جو تو خوشید عالم شبنم کا میوہی برق خرمین کا پتھر گم ہوا مدار اب کہو دیر گھاس کے چمک رہا چراغ وہ ہو عین نیران گور غریبا دل افسردہ گویا چہرہ دیو سخی زندان کا کسی کو یاد ہے اگر مسماہ کی ہنسی کا فیاض کے سر تک آلودہ ہوتا تیرے شکر کا</p>	<p>کیا آئینہ خالی کا وہ نقشہ تیرے جلوہ نے میری تعبیر میں غم کی صورت خیر کی او کا ہر گہر میں ہر سو بندہ ہر آفتاب کر خوشی میں بہانہ خون گشتہ لاکھ آریں ہنوز اک پیر تو نقش خیال یار باقی ہے بغلیں غیر کے آج آپ سکوہیں کہیں در نہ ہنرمیں مسموم کس کا لہو پانی ہوا ہو گا</p>
	<p>نظر میں ہے چارے چارہ راہ فنا غالب کہ بغیر ازہ ہے عالم کے اجڑا ہے پریشاں</p>	
	<p>ہنر گاہک بیان ماندگی سے ذوق گم میرا جہاں جہاں بخت و نقش قدم میرا</p>	<p>محبت تھی چمن ہو لیکن اب یہ بیدار غمی ہے کہ موج پورے گھلے ناک میں آتا ہر دم میرا</p>
	<p>سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی عبادت تیرے فکری گزشتہ ہوں ہر نفسوس</p>	
	<p>بقدر ظن ہے ساقی خمار نشہ کامی بھی جو دریائے ہی تو میں خمیازہ ہوں ساحل کا</p>	
	<p>یاں رہنے چو چاہا ہر پردہ ساز کا پشت ہی گھٹن گھبراہٹے ناز کا</p>	<p>مجرم نہیں ہے تو ہونا ہائے راز کا زرنگ شکستہ صبح ہمارے ظارہ ہے</p>
	<p>میں آؤ کہہ تیری شرہ ہاؤ دراز کا معتد ہوں ایک ہی نفس چاکہ دراز کا</p>	<p>تو افسوس سے غیر نظر ہائے تیز تر ہر فرہ ہے ضبط آہ میں میرا و گرنہ میں</p>
	<p>ہر گوشہ بسا ہے ہر نشیہ باز کا ناخن تو فوسل سی گریہ باز کا</p>	<p>پہن کہ جوش بادہ سے شیشہ اچھل رہا کاوش کادوں کر ہے ہر قافہ ہر ہنوز</p>

یہ لکھا کہ ہے کہ بخت دہری پر یہ لکھا  
خدا کا اک دیکھ لکھا خیاں  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا  
نہیں کہہ لکھا کہ لکھا کہ لکھا



<p>کیوں اندر میری شب بزم کو رہیگا دیدہ اختر کھلا کیا جنون غریب میں خوش سو جاؤں کھلا</p>	<p>آج او دیر کو رہیگا دیدہ اختر کھلا کیا جنون غریب میں خوش سو جاؤں کھلا</p>	<p>ایک ایک قطرہ کا پھر دیکھو یہاں خون جگر دیکھو یہاں</p>
<p>اوسکی امت میں ہوں میں جس کے ہیں گم بند واسے جس کی حالت گنبد ہے در کھلا</p>	<p>اوسکی امت میں ہوں میں جس کے ہیں گم بند واسے جس کی حالت گنبد ہے در کھلا</p>	<p>اب میں ہوں اور ایک قسم کا تو اوروں کے ایک قسم کا</p>
<p>شعلہ جواہر ایک حلقہ مگر اب تھا گر یہ بیان میں نہ لکھ سکے سیلاب تھا یاں ہجوم اشک میں تازنگہ نایاب تھا یاں روان شرکان چشم ترسی خون نایاب تھا وان وہ فرق ناز و جلوس کچھ اب تھا جلوہ گل ان بساط صحبت احباب تھا یاں زمین آسمان تک سو غنم کا بایا تھا</p>	<p>شب کہ برق سوز دسی زہرہ اتر اب تھا وان کریم کو عذر بارش تھا عنان گھبرا دان خود آرائی کو تھا موتی پر کاخیلا جلوہ گل کے گیا تھا وان چرخ لہجہ یاں بید پر شور بخوابی سے تھا دیوار جو یاں نفس کو تھا تبارہ شمع تریم خودی فرشتہ ماعرش ان طوفان موج آشک کا</p>	<p>ایک ایک قطرہ کا پھر دیکھو یہاں خون جگر دیکھو یہاں</p>
<p>ناگہان اس رنگ کو خود نہ پہچانی لگا دل کو ذوق کاوش ناخن سوز نہ تیا تھا</p>	<p>ناگہان اس رنگ کو خود نہ پہچانی لگا دل کو ذوق کاوش ناخن سوز نہ تیا تھا</p>	<p>کچھ نہ تھا یہاں کچھ نہ تھا یہاں</p>
<p>تھا پند بزم وصل عیہ کو بشتاب تھا خود عاشق مگر ساز صدائے آب تھا پہلو اندیشہ وقت بستر سنجاب تھا فرہ ذرہ روکش خورشید عالمتاب تھا فل ملک تیرا ہی دل مہر وفا کا بایا تھا انتظار رسید میں اک دیدہ بیخواب تھا</p>	<p>نادل میں شب انداز تر نایاب تھا مقدم سہا سب دل کی نشا ط آشنگ ہے نازش ایام خاکستر نشینی کیا مہم کیوں کچھ نہ کی اپنی جنون نارسا مد نہ یان آج کیوں پردا نہیں اپنی اسیر و نکستہ یاد کردہ دن گھر اک حلقہ تیرے دام کا</p>	<p>کچھ نہ تھا یہاں کچھ نہ تھا یہاں</p>
<p>میں رو کا رات غالب کو گرنہ دیکھتے اسکی سیل گریہ میں گزروں کھ سیلاب تھا</p>	<p>میں رو کا رات غالب کو گرنہ دیکھتے اسکی سیل گریہ میں گزروں کھ سیلاب تھا</p>	<p>کچھ نہ تھا یہاں کچھ نہ تھا یہاں</p>

# دیوان غالب

جلوہ از یکہ تفاضل نگہ کرتا ہے عشرت قتل گدابل تمنائت پوچھ ایکے خاکین ہم دواع تمنائی نشاط عشرت بارہ دل زخم تمنائت کھاتا کی میرے قتل کے بعد اوسنی جھلے توہ	جوہر انکبہ بھی چاہیے ہر شرکان ہوتا عبید نظارہ ہے شمشیر کا عریان ہوتا قد ہو اور آپ بعد رنگ گلستان ہوتا لذت ریش جگر عرق نمکدان ہوتا ہائے اس زوہ شیمان کا شیمان ہوتا
حیف اس چار گرہ کی قسمت غالب جسکی قسمت میں ہو عاشق کا گریبان ہوتا	
نسب خلد بشوق ساقی سخی اندازہ تھا یک قدم دشت سود میں فتر اسکان کھاتا مانع دشت خرابیہاے پیلے کون ہے پوچھت رسوائی اندازہ متعاش حسن	تا محیط بادہ صور شکار خمیازہ تھا جادہ اخراے نو عالم دشت کاشیرازہ تھا خانہ مجنون مجھ اگر رہے دروازہ تھا دست مرہون خنار خسارہ میں رہا تھا
قائد دل سے دئے اور ان لخت دل یاد گزرا کہ اک دیوان جسے برا زوہ تھا	
دوست پنجو ارمیں میرے ہی ترانے کیا بے نیاری حد کو گزربندہ درو کنگ حضرت صاحب گراؤں دیدہ دل خرس راہ آجہ خان تیغ کفن باندہ ہو کر جاتا ہوشین گر کیا ناصح نے ہمو قید اچھا یوں بھی خانہ لادزل میں زنجیر سے پھا لگیو کیوں نہ	زخم کے چہرے لگانے حق دربر بھی لگے کیا ہم کہیں کے حال دل اور آپ خزانہ لگے کیا کوئی عجب کو یہ تو سمجھا وہ کہ سمجھا ہی لگے کیا عذر میرے قتل کر کے میں وہ الٹا لگے کیا یہ جنوں عشق کے انداز جیٹ جلاوٹ لگے کیا ابن گرفتار وہ قانڈان سے گھبرا لگے کیا
ہاں اس نموہ میں محمد عم اہلک است میں نے مانا کہ دلعلمیں رہیں کہا دین کی گیا	

جوہر انکبہ بھی چاہیے ہر شرکان ہوتا  
 عبید نظارہ ہے شمشیر کا عریان ہوتا  
 قد ہو اور آپ بعد رنگ گلستان ہوتا  
 لذت ریش جگر عرق نمکدان ہوتا  
 ہائے اس زوہ شیمان کا شیمان ہوتا  
 حیف اس چار گرہ کی قسمت غالب  
 جسکی قسمت میں ہو عاشق کا گریبان ہوتا  
 نسب خلد بشوق ساقی سخی اندازہ تھا  
 یک قدم دشت سود میں فتر اسکان کھاتا  
 مانع دشت خرابیہاے پیلے کون ہے  
 پوچھت رسوائی اندازہ متعاش حسن  
 تا محیط بادہ صور شکار خمیازہ تھا  
 جادہ اخراے نو عالم دشت کاشیرازہ تھا  
 خانہ مجنون مجھ اگر رہے دروازہ تھا  
 دست مرہون خنار خسارہ میں رہا تھا  
 قائد دل سے دئے اور ان لخت دل  
 یاد گزرا کہ اک دیوان جسے برا زوہ تھا  
 دوست پنجو ارمیں میرے ہی ترانے کیا  
 بے نیاری حد کو گزربندہ درو کنگ  
 حضرت صاحب گراؤں دیدہ دل خرس راہ  
 آجہ خان تیغ کفن باندہ ہو کر جاتا ہوشین  
 گر کیا ناصح نے ہمو قید اچھا یوں بھی  
 خانہ لادزل میں زنجیر سے پھا لگیو کیوں نہ  
 ہاں اس نموہ میں محمد عم اہلک است  
 میں نے مانا کہ دلعلمیں رہیں کہا دین کی گیا



# دیوان غالب

تمنا ہے زبان جو پاس نیرانی ہے  
وہی ایک بات ہو جو زبان نفس و انگشت گل  
مٹا جس کو تھا ضا شکوہ بیدت و پائیگا  
چرخ کا جلوہ باعث ہے سیر رنگین نوائی کا  
وہاں جہت بیخاڑہ جو بخیر رسواؤں  
عدم تک بیوفا پر ہے تیری بیوفا کی کا

نہ دے نامی کو آنا طول غالب مختصر لکھ دے  
کہ حسرت سنج ہوں عرض سمتہا ہے جدا نیگا

گر نہ اندوہ شب قرت بیان ہو جائیگا  
زیرہ گریہ ایسا ہی شام بحرین ہو جائیگا  
لو تو لون شو میں اس کے پاؤں کا سہ گرا  
یہ بھی سیل ہا زرا امتحان ہو جائیگا  
دلویم صرف وفا سمجھے تو کیا معلوم تھا  
چھوٹ گیا ایک زرا مہربان ہو جائیگا  
سے دل کی ہے جگہ تیرے جو تو راضی ہو  
شعلہ خورشید میں جیسی غمگین ہو جائیگا  
گر نگاہ کرم فرماتے رہے تعلیم خط  
میر گل تیرا ایک چشم خون نشان ہو جائیگا  
باغ میں چھکدو نہ لیجا ورنہ میرے حال پر  
اتنا تک تو بے توقیر ہے کہ وہاں ہو جائیگا  
وائے گریہ میرا ترا انصاف محشر میں نہ

فائدہ کیا سوچ آخر تو یہی دہا ہے اسید  
دوستی نادان کی عوجی کا زبان ہو جائیگا

درست کش دوا نہ ہوا  
جس کو تے ہو کیوں یقینو کو  
ہم کہاں تہمت از ما لڑ جائیں  
کتنے شیریں ہیں تیرے کہ قریب  
حہ بہر گرم آئیں آئے کی  
کیا وہ نہود کی منامی تھی  
میں نہ اچھا ہوا میرا نہ ہوا  
اک نمائش ہو اگل نہ ہوا  
تو ہی جب خیر آزمانہ ہوا  
گایاں کہا میرا نہ ہوا  
آج ہی گھر میں بوجہ نہ ہوا  
بندگی میں برا ہوا نہ ہوا

جان کوئی میری ادبی تھی  
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا  
میرا گریہ اب کیا روا نہ ہے  
میرا جگر کہ دشتانی ہے  
میرا زہن کی زبان روا نہ ہوا  
میرا دل کہ سرگ کہتے ہیں  
میرا چہرہ تو عجب کج ہے  
میرا آج غالب غزل ہیگی جا  
میرا گریہ روا نہ ہوا

4

یہ باتیں ہوں کہ قوادیاں  
میرا گریہ روا نہ ہوا  
دوام کلفت غلط  
میرا گریہ روا نہ ہوا  
میرا فراق میں لطف  
میرا گریہ روا نہ ہوا  
میرا غم میں غم  
میرا گریہ روا نہ ہوا  
میرا سبب ہاں کو کام  
میرا گریہ روا نہ ہوا



<p>ہمیں جن اع کہاں جس کے تقاضا کا سیری نگاہ میں ہر جمع و خرچ دریا کا</p>	<p>اوسکو تو پہاڑ ہی تازہ وادہ دے بیٹھے لکھہ کہ گرہ بمقدار حسرت دل ہے</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>فلک کو دیکھ لے کرتا ہوں اوسکو یاد اسد جفا میں اوسکی ہر انداز کار فرما کا</p>	<p>خط جام می سرا سر رشتہ گو ہر ہوا غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا جھپہ پر ہوا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>خط جام می سرا سر رشتہ گو ہر ہوا غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا جھپہ پر ہوا</p>	<p>خط جام می سرا سر رشتہ گو ہر ہوا غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا جھپہ پر ہوا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>مطلع جب بتقریب سفر بار ہو محل ماند اہل تنیش نے بیکرگدہ شوخی ناز جو ہر آئینہ کو طوطی بسمل ماند عجز جہت نے طلسم دل سائل ماند</p>	<p>مطلع جب بتقریب سفر بار ہو محل ماند اہل تنیش نے بیکرگدہ شوخی ناز جو ہر آئینہ کو طوطی بسمل ماند عجز جہت نے طلسم دل سائل ماند</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>نہ ہر ہمتی تنگی ذوق کی مضمون غالب گر جب دل کھول کے دریا کو بھی ساحل ماند</p>	<p>نہ ہر ہمتی تنگی ذوق کی مضمون غالب گر جب دل کھول کے دریا کو بھی ساحل ماند</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>میں اور نرم می سے یوں تشنہ کام دن ہر ایک تیر جسمیں دن و نون چہرہ پر ہوا</p>	<p>میں اور نرم می سے یوں تشنہ کام دن ہر ایک تیر جسمیں دن و نون چہرہ پر ہوا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>در ماندگی میں غالب کچھ بن ٹرے تو جانوں جب رشتہ بے گرہ تہناخن گرہ کشا تہنا</p>	<p>در ماندگی میں غالب کچھ بن ٹرے تو جانوں جب رشتہ بے گرہ تہناخن گرہ کشا تہنا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>گھر عمارت جو روئے ہی تو دیران ہوتا تنگی دل کا لگہ کیا یہ وہ کافر دل ہے</p>	<p>گھر عمارت جو روئے ہی تو دیران ہوتا تنگی دل کا لگہ کیا یہ وہ کافر دل ہے</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>بعد یک عمر و رعب بار تو دنیا بادی کاش روضہ ان ہی دریا کا دریاں ہوتا</p>	<p>بعد یک عمر و رعب بار تو دنیا بادی کاش روضہ ان ہی دریا کا دریاں ہوتا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>
<p>ڈوبنا بجھو ہوئے نے نہ ہوتا میں تو گیا ہوتا</p>	<p>ڈوبنا بجھو ہوئے نے نہ ہوتا میں تو گیا ہوتا</p>	<p>یہاں دیوان غزلوں کی ایک کتاب ہے جس میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی غزلیں جمع ہیں۔ اس کتاب کی تصانیف غالب نے اپنے آپ ہی کی ہیں۔</p>

دیوان غالب

وہ میرے چین جیسے غم نہاں سمجھا	راز مکتوب پہ پیر بطنی عنوان سمجھا
یک لاف بیش نہیں حقیقت آئینہ ہنوز	چاک کرتا ہوں میں جیسے کہ گریباں سمجھا
شرح اسباب اگر قناری خاطر مت پوچھ	استقد تنگ ہوں کہ میں ندان سمجھا
بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرم خرام	رچہ ہر قطرہ عرف دیہ حیران سمجھا
عجز سے اپنے یا جاناکہ وہ بد خو ہو گا	نہض خست پیش شعلہ سوزان سمجھا
سفر عشق تین کی ضعف راحت طلبی	پر قدم سایہ کو میں اپنے ثبستان سمجھا
تھا گریزان شرہ یار سے دل تا دمِ مرگ	دفع ہیکان قضا استقد آسان سمجھا
دل دیا جان کے کیوں او کو دو فاراں	
غلطی یہ کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا	
پہر مجھے دیدہ تر یاد آیا	دل جگر تہ فریاد آیا
دم لیا تہا قیامت کی ہنوز	پہر ترا دقت سفر یاد آیا
ساو گہاے تمنا لینے	پہر وہ تنگ نظر یاد آیا
عذر و اندنگی اسے حشر دل	ناکہ کرتا تھا جگر یاد آیا
زندگی یوں ہی گزری جاتی	کیوں تیرا راہ گزری یاد آیا
کیا ہی رضوان لڑائی ہو گی	گہر تر اخلد میں گری یاد آیا
آہ وہ جرات فرما د کہان	دل ستونگ کے جگر یاد آیا
پہر تیرے کو یہ کو جانا ہو خیال	دل گم گشتہ مگر یاد آیا
کوئی ویرانہ سے ویرانی ہے	دشت کوہ بیکہ گہر یاد آیا
میں نے بخون پہ لڑا کہیں میں اسدا	
سنگ اوٹھایا نہ کہ مر یاد آیا	
ہوائی تاخیر گرچہ باعث تاخیر ہی ہوتا	آپ تے تہو گھر عن گیر ہی ہوتا



ویوانی خالہ

گردش مجنون بخشش کنی لیل آشتنا  
فردہ صحرادستگاه و قطره دریا آشتنا  
سیر از انومونس اور آئینہ تیسرا آشتنا  
عاقبت کا دشمن اہم آوارگی کا آشتنا  
سنگ سوسہ مار کر سجد و سپید آشتنا  
بنگیا رقیب خرتیا جور از دان آشتنا  
آج ہی منہ پڑو او کھو امتحان آشتنا  
عرش سے او سر پہ پا کاش کہ مکان آشتنا  
بارے آشتنا نکلا او کا پاسیان آشتنا  
افگلیان فگار اپنے خاموش چکان آشتنا  
سنگ سوسہ میرے سنگ آستان آشتنا  
دوست کی شکایت میں ہجران آشتنا

کہ رہے چشمِ شریدار

100

1

بے نشانہ صبا و صبح

سید دام مستی

فرزندگی ہے عذر نہ

رنگِ خیالِ زخم سے

ہوتے تھے یہ سب کچھ ساتھ ساتھ  
 یاد رہا ہے خط کو پڑھنا میں کیا  
 سوچا تھا اس سے کہہ دے کیوں کیا  
 اس نے باریک آواز میں جانتیں کیا  
 کوئی بات نہ کہ وہ غالب کو نہ سے  
 میر جی کو دیکھا کیا کام لے گی  
 ہرگز پوچھنے دیکھ دیکھیں کیا  
 لطف ہے گفت و گو میں کیا  
 چمن زار لگا ہے آفتاب

ہوتے تھے یہ سب کچھ ساتھ ساتھ  
 یاد رہا ہے خط کو پڑھنا میں کیا  
 سوچا تھا اس سے کہہ دے کیوں کیا  
 اس نے باریک آواز میں جانتیں کیا  
 کوئی بات نہ کہ وہ غالب کو نہ سے  
 میر جی کو دیکھا کیا کام لے گی  
 ہرگز پوچھنے کی کیا نہیں کیا  
 لطف سے گفتگو کیا نہیں کیا  
 جہنم زد لڑکے سے آفت

حریف جوشش دریا تهین خود داری ساحل

جہان ساقی ہو تو باطل ہو دعوئی ہو شیریکا

درد کا حد سوز گزند نا ہے دوا ہو جانا  
 تنہا لکھا بانٹتی ہے حید ہو جانا  
 مشکیا کہتو میں اس عقدہ کا دوا ہو جانا  
 استعد و شمع ارباب دوا ہو جانا  
 بادور آیا محین پانی کا دوا ہو جانا  
 ہو گیا گوشت سونا خن کا دوا ہو جانا  
 روتار دوزخ فرقت سو فنا ہو جانا  
 کیوں اگر درہ جو لال صبا ہو جانا  
 دیکھہ برساتین سبز آئینہ کا دوا ہو جانا

عشرتِ قطرہ ہر دریا میں فنا ہو جانا  
تجسسِ قسمت میں میری صورتِ قتلِ انجیل  
دل ہوا شکستِ چارہ رحمت میں تمام  
اب جیسا ہی میں محروم ہوں اللہ اللہ  
ضعف سے گریہ تبدیلِ بدھم سر ہووا  
دل سو مٹنا تیری انگشتِ حنائی کا خیال  
سے تجھ پر ایسا ریکارڈ کر کہ ہلکتا  
گر نہیں نگہت گل کو تیرے کوچہ کی ہوس  
تاکہ تجھ پر کیلے اعجاز ہو اسی صیقہ

نخستی ہے جلوہ گل زوق تماشا غائب

چشم کو چاہئے ہر رنگ میں دھو جانا

باب الساب

دو بلای کوه دل و آتش موج شراب  
سایه ی مین تو هر دو موج شراب  
سرمه گذر سیاهی یال ها موج شراب  
موج هستی کو کمر و فیض هواموج شراب  
موج گل موج شفق موج صبا موج شراب  
دو تیر سکین با من با قبا موج شراب  
شهر رنگ به هوای گلستان موج شراب

پہر ہو اوقت کہ ہو بال کشاموج شہرباب  
 بوجہ یہ مجہ یہ مستی ارباب چمن  
 جو ہو غرقہ فی بخت رسا رکبتا ہے  
 مجہ یہ برسات وہ دھم کہ بج کیا ہو اگر  
 چارموج اڈھتی ہو طوفان طرب ہے سو  
 جس قدر روح نیاتی ہو جگر نشہ باز  
 بسکہ دھڑے ہو رگ تاک میں خون ہو کو

[illegible]

بہرِ نواذت کہ بیوایں سن معی  
باب الشاء  
افسوس کہ دیدان کا کنارہ  
جین کوئی تھی دوزخ عقد گر گشت  
کافی بخت تھی پیرستہ چلے گئے دنیا  
تالی مجبور کہلائے بوقتِ شرف گشت  
لکھتا ہوں اس سوزش میں سخن گیم  
مگر کہ نہ ہے کوئی میرِ حرف گشت



# دیوان غالب

<p>سہاگر کوئی تاقیامت سلامت جگر کو میری عشق خوش بہ نظر علی الرغم دشمن شہید و فاجو نہیں گر سر دیگر اور اک معفو</p>	<p>پہر ایک روز مرنے پر حضرت سلامت لکھے ہے خداوند نعمت سلامت مبارک مبارک سلامت سلامت تماشا ہے تیرنگ صورت سلامت</p>
<p>مذ گنیں کہو لئے کہو لئے آنکھیں غلب لایا لائے میرے یالین پیو سی پر قوت</p>	
<p>آمد خط سو ہوا ہر سرو جو بازار دوست ایدل تا عاقبت اندیش صبر و شوق کر خانہ ویران سازی حیرت تماشہ کیجیے عشق میں پیدا در شک غیر ز بارانِ حنج چشم مار و شن کہ اسن بید رو کار شا غیر یون کرتا ہو میری پریشان کو کھج تا کہ میں جانوں کہ چو اسکی برائی دان جیکہ میں کرتا ہوں ایسا شکوہ ضعف مان چکے چکے چکے رو دیکھہ پاتا ہے اگر جہر بانی ہاے دشمن کی شکایت کیجیے</p>	<p>دود شمع کشتہ تہا شاید خطر خسار دوست کون لاسکتا ہو تاب جلوہ دیدار دوست صورت نقش قدم ہوں رفتہ رفتار دوست کشتہ دشمن ہوں آخر گرچہ تہا بیمار دوست دیدہ پیر خون ہمارا ساگر سرشار دوست تو لکھت دوست جو سیکو کوئی محمود دوست تجکد تیا پیام وعدہ دیدار دوست سر کر کو ہر وہ حدیث زلف غنیمت دوست ہنسکے کرتا ہو بیان شوخی رفتار دوست بیان کہیے پیاس لذت آزار دوست</p>
<p>یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہو اب ہے ردیف شعر میں غالب ز بس تکرار دوست</p>	
<p>باب الجیم</p>	
<p>گلشن بین بندوبست تیرنگ و گر ہر آج</p>	<p>قریبا طوق حلقہ بیرون در ہر آج</p>

فغان گستاخ  
رتا ہے ایک پارہ دل ہر گرج  
سخت شکارا نہیں ہے  
تاریفت سنارہ کہرا عیال  
اسے عاقبت درجے دیوار دہے آج  
یلا گریہ درجے دیوار دہے آج  
بوجہ بعض عشق سے بیچارہ دہے آج  
اچھا اگر نہ ہو تو میجا کا کیا حال  
باب جیم فارسی  
۱۵  
غزل نازمیں آرزو ہوا ہر گرج  
اگر شراب نہیں انتظار ہر گرج  
کمال گری سستی تلاش دیدہ پیر دوست  
بہ رنگ خادیم و ایلنے کو ہر گرج  
یو سناہ زحمت و انتظار اعدا دل  
کیا ہو کشتہ اثارہ کہ ناز بستر پیار دوست  
یو سناہ زحمت و انتظار اعدا دل  
کیا ہو کشتہ اثارہ کہ ناز بستر پیار دوست  
یو سناہ زحمت و انتظار اعدا دل  
کیا ہو کشتہ اثارہ کہ ناز بستر پیار دوست

# دیوان غالب

مرے قندج میں چھبہا آتش مہمان  
بروئے سفر کہ باہل سمندر کینچ

## باب الدال

حس غمخیز کی کشاکش سو چہا امیر بعد	بارے از اسم حرمین اہل جہا امیر بعد
منصب کی کوئی قابل نہ رہا	ہوئی مغروری انداز واد امیر بعد
شمع بجھتی ہے تو اس کیسے دیوان ہشتاد	شعلہ عشق سید پوش ہو امیر بعد
خون دل خاک میں احوال تباہ پر یعنی	انکی ناخن سے چوختاج حنا میر بعد
در خور عرض نہیں جو ہر میداد کو جا	نگہ ناز ہے سر سے خفا میر بعد
ہی جنوں اہل جنوں کیلئے آغوش دہ	چاک ہوتا ہے گریبان سو جا امیر بعد
کون ہوتا حریف می مرد انگن عشق	ہے مگر لب تاقی میں صلا میر بعد
غم سے مرنے ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی	کہ کرتے تعزیت جہر و دفا میر بعد
آئی ہے کسی عشق یہ رونا غالب	کس کے گہر جا لگا سیلاب بلا میر بعد

## باب الراء

یلا سے میں چویش نظر درو دیوار	لگاہ شوق کو میں بال و پر درو دیوار
دور شمس کا شانہ لگا کیا یہ رنگ	کہ ہو گئی میری دیوار درو دیوار
نہیں کہ سایہ کہ منکر نوید مقدم یار	گئے میں چند قدم پیش درو دیوار
ہوئی ہے کس قدر از رانی می جلوہ	کہ مست تیرے کوچہ میں درو دیوار
جو ہے تجھے سر سودائی انتظار تو آ	کہ میں دکان متاع نظر درو دیوار
وہ آ رہا میرے ہمسایہ میں تو رسائی سے	ہوئے فدا درو دیوار پر درو دیوار
ہجوم گریہ کا سامان کس کیا میں نے	کہ گریہ سے نہ میرے پانوں پر درو دیوار
نظر میں کھٹکے ہوں تیرے گہر کی آیا و	محبت سے میں ہم دیکھ کر درو دیوار

یہ دیوان غزلوں پر مشتمل ہے۔ غالب نے اس میں اپنی عشق و محبت کی کیفیت بیان کی ہے۔ اس میں غالب نے اپنی زندگی کی ساری باتیں بیان کی ہیں۔ اس میں غالب نے اپنی زندگی کی ساری باتیں بیان کی ہیں۔

۱۶

100-100000

تشریف میں ہوں بات کمرہ کھو رہی ہے

ظاہر ہے نیرا حال سب اونیر کو بھی یقین

جلتا ہوں اپنی طاقت دیدار دیکھ کر

سرگرم نالہا شہر بار ویکسٹر

یہ کتاب ہونے تک کو سب سے زیادہ دیکھیں

مشرقیوں اور سکھوں کے درمیان

لہذا ہر موج می تیری رفتار دیکھ کر

ہجرتِ ریح لذتِ آوار و کیہ

لیکن عیار طبع خستہ پیر ویکہ

سیر و حکایتِ راه کو ہموار دیکھ کر

بی گسٹو، راہ نوپر چار ویکس

موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب

ناور گنا محبت تری و پوار ویکسک

سین بیون وده قطره ششتم که هو خایا یانیر

سفیدی لایه یه نقوشی که پستی و بلندیها

۱۰۰ مخدوم تلامذہ لکھنؤ ہندو یونیورسٹی

ہم کہیں کہیں ملے ہوئے ہیں

وہی ہے جو کہ ہرگز نہیں ہو سکتا

یہ ہے یہ کی اس گناہ کو ہندو جو جگن اور  
یہ ہے تم تھک کر اسی کی بے جان اور  
میں ہیں وہ اسی راہ میں سے لگا رہا ہے  
سے نہیں ہو تو میں کی جم جیا میں سگ  
رہا تھا باز آئے جا کر دل و جان اور  
ہے خون جگر گوش بین دل کو کھڑونا  
ہوتے جو گی دیدہ خویاہ نشان اور





<p>خیا نہ کنجی تھی بت سید اذفن ہنوز و عاقبول ہو یا رب کہ عمر خضر دراز ہنوز تیرے تصور میں ہیں نشیب و فراز کہ دیکھے آئینہ انتظار کو چہ دراز گئی نہ خاک ہو گئی پر ہوائے جلوہ ناز</p>	<p>میخانہ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں حریف مطلب مشکل نہیں فسوں نیاز نہو ہرزہ میاں انورد و ہم و بود وصال جلوہ تماشا ہی پر دیں نگہبان ہر اکث رہ عاشق سے آفتاب پرست</p>
<p>نہ پوچھو دست میخانہ جنون غالب جہاں یہ کاسید گردوں ایک خاک انداز</p>	
<p>گدے سے ہے آباد یا ابر گہر باد ہنوز نقش پامین ہے تب گہری رفتار ہنوز کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز سے تیرے تیر کا پیرگان عزیز</p>	<p>و سعت سعی کرم و بیکہ کہ سرتاسر خاک یک قدم کاغذ آتش زدہ ہے صفحہ دشت کہ نہ کراؤں تب سے رکھوں جان عزیز و لے دکھلائیہ نکلا دل سے</p>
<p>ناب لاتی ہے بیگی غالب واقعہ سخت ہے اور جان عزیز</p>	
<p>میں ہوں اپنے شکست کی آواز میں اور اندیشہاں دور دراز ہم میں اور راز ہائے سینہ گداز ور نہ باقی ہے طاقت پرواز ناز کنچوں بجائے حسرت ناز جس سے شرگان ہوئی ہنو گلہ باز سے تیرا ظلم سر بسر انداز ریز نش سجدہ جبیں نیاز</p>	<p>نہ گل نغمہ ہوں نہ پردہ ساز تو اور آرائش خم کا کل لاف نگہیں فریب سادہ دلی ہوں گرفتار الفت صبا و دہ ہی دن ہو کہ افس شکر سے نہیں دلیں میرے وہ قطرہ خون اسے تیرا غمزہ یک قلم انگیز تو سو جادہ کر مبارک ہو</p>

یہ دیوان غالب کا ہے جس میں  
غالب نے اپنے عشق و محبت کے  
موضوع پر کئی خوبصورت  
قصیدے لکھے ہیں۔ یہ  
غالب کا پہلا دیوان ہے  
جس میں ان کی شاعری کا  
پہلا نمونہ پیش کیا گیا  
ہے۔ یہ دیوان ان کی  
شاعری کی عظمت و  
مقام کو ظاہر کرتا ہے۔  
14

<p>یہ ہوتا ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس</p>	<p>کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>	<p>دیوان غالب کا یہ شعر ہے کہ          اگر تیرے پاس نہ ہو تو کہ سر غالب شہی ہے          یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>باب شین ہجرت</p>	<p>باب شین ہجرت</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>اگر وہ خانہ نمینہ میں رہو تو گار آتش</p>	<p>نہ کیو گر حسن جو طراوت سیرہ خط سے</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>نہ نکلی شعلہ کی پاسی لگا کر نہ خار آتش</p>	<p>فروغ حسن ہوئی تو جل شکل عاشق</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>باب عین مہملہ</p>	<p>باب عین مہملہ</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>جاوہ رہ خور کو وقت شام ہو تار شمع</p>	<p>چہرہ آد اکرتا ہے ماہ کو آغوش آغ</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>ہوئی ہر آتش گل آب زندگانی شمع          یہ بات تیرم میں روشن ہوئی زبانی شمع          بطر اہل فنا ہے فساد خوانی شمع          تیر کر لرز دے فاسد ہے نا توانی شمع          جلوہ ریزی بادہ ہر پریشانی شمع          اشتعلی ہے شہید گل خزانہ شمع          نہ کیوں ہر لپید میر کو داغ بدگمانی شمع</p>	<p>ترج نگار ہو ہر سوز جاودانی شمع          زبان اہل زبان میں مرگ شامی شمع          کر ہو ہر صفت یا عیائے شعلہ تمام          غم اسکو حسرت پروانہ کا ہے او شعلہ          تیرے خیال روح اختر از کرتی ہے          نشاد داغ غم عشق کی ہمار نہ پوچھ          علی ہے دیکھ کے بالین یا پر پر محکو</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>باب الفاء</p>	<p>باب الفاء</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>مجبور یان ملک ہوئی تو اختیار حیف</p>	<p>ہم رقیب نہیں کرتے وداع ہوش</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>اگر نہ تامل نفس شعلہ بار حیف</p>	<p>جلتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم اکبار جلگئے</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>باب کاف تازی</p>	<p>باب کاف تازی</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>
<p>کیا فرماؤنا اگر تیر میں ہی ہوتا نمک          ورنہ ہوتا ہو چہاں میں بس قدر پیدا نمک          نہ اے بے لک کا در داغ خندہ گل کا نمک</p>	<p>زخم ہر چہرہ کین کہاں طفلان پیر          گرد راہ یار ہے سداں ناز زخم دل          محکد از الی رہی تجھ کو مبارک ہو چو بیو</p>	<p>یہ شعر ہے کہ وہ اگر تیری دیوان کو پاس          کر گیا ہو تو کہ سر غالب شہی ہے</p>

<p>میں بھی ہوں کہ عنایت کی نظر ہو رنگ گرمی نہم ہر ایک قص شر ہو رنگ شمع سرنگ میں جلتی سحر ہو رنگ</p>	<p>یہ تو خود ہو شہنشاہی تعلیم یک نظر پیش نہیں فرصت ہی غافل غم مستی کا اس کے سر پر گردِ عروج</p>
<p>باب کا ف فارسی</p>	
<p>گر چکویہ یقین اجابت دعا نہ مانگ آتا ہے درغ حسرت دل کا شہارِ یاد</p>	<p>یعنی بغیر کدیل بے مدعا نہ مانگ مجھے میر گناہ کا حس یا بخدا نہ مانگ</p>
<p>باب اللام</p>	
<p>ہے کقدر ملک قریب وفا و گل ازادی نسیم مبارک کہ ہر طرف جو تہا سو ہو جزنگ کہ ہو کھین مرگیا خوشحال اوس حریف سیرت کا کہ جو بجاء کرتی ہے ایسی تیر لے بہار شہر مندہ رکھتی ہیں چھو یا دیار سہو سے تیرے جلوہ حسنِ عنیور کے تیرے ہی جلوہ کا ہے یہ دم کا ادائیک غالب مجھ کو اوس سے ہم آنکوشی کی آرزو</p>	<p>بدل کے کار و بار پہلین خند ہادی گل لوٹی تیرے ہیں حلقہ ہادی دھام ہوا گل اسے دے نامہ لب خونین نوئے گل رکھتا ہو مثل سایہ گل سریاں گل میرز قیست نفسِ عطر سائے گل مینا فو فی شربتِ دل بے ہوا دُ گل خونِ چرمیری نگاہ میں رنگِ آدو گل بے اختیار دوڑے و گل در فضا گل جیسا خیال ہے گل جیبِ قباے گل</p>
<p>باب المیم</p>	
<p>غم نہیں ہوا ہو آواز دو کو پیش آنکھ نہیں مخفلیں برہم کر دی گنجفہ باز خیال باوجودیکہ جانتی گامہ میدائے نہیں ضدعت ہو ہے نہ تناعت یہ تیر جنت جو</p>	<p>سیرت سو کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم میں درف گردانی نیزنگ یک تجانہ ہم ہیں چید غاں شہستان لں پیر دانہ ہم ہیں یار بیک گاہ ہمت مردانہ ہم</p>

دیوان غالب

۲۲  
 کہ تو اسے ہمیں عبادہ و نیکو کاروں  
 کی طرح سے کہ نہ تو غم سوزن ہیں نہ  
 جہد کی گستاخاں نہ کہ ماریے ہوتے  
 قطرہ قطرہ کی سی ہوتے ہیں نہ  
 غنیمت ہی وہ تو ہے نہ غم نہ ہمت  
 لیکن اس کی خوش فہم افشائی میں  
 ہوتے ہیں کہ گمراہی کی گرد و غبار  
 ہوتے ہیں کہ گمراہی کی گرد و غبار



دیوان غالب

<p>عالم میرے گمان سے مجھ کو منفعل نہ چاہ میں نے خود اندک روئے تھے بہو فاکون</p>	
<p>مہربان ہو کے بلا لہو چوچا ہو صوقت ضعف میں طغیہ اغیار شکوہ کیا ہے</p>	<p>میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پر آپنی سکون بائے کچھ سر نہ ہوں نہیں ہے کدو ہما ہی سکون</p>
<p>زیر ملت ہے نہیں مجھ کو مستحکم در نہ کیا قسم ہے تیرے طینکی کہ کہا تھی سکون</p>	
<p>ہم سے کہلیاؤ بوقت می پرستی ایک دن غیر اوج بنائے عالم اسکان نہ ہو قرض کے پیسے تیری لیکین سمجھتے تھے کہ ہوا نقشبائے غم کو بھی ایدل غنیمت جا</p>	<p>وہ نہ ہم چہرے پیگے رکھ کر غدر مستی ایک دن اس بلندی کو نہ ہیون نہیں ہے پستی ایک دن رنگ لاو لگی ہماری فاقہ مستی ایک دن بڑھد ہو جائیگا یہ سازبستی ایک دن</p>
<p>دہول دیہ اس سرایا ناز کاشیوہ نہیں ہم کی کریشے تھے غالب پیشدستی کہاں</p>	
<p>ہم پر جھاتے ترک وفا کا گمان نہیں کس مہر ہو شکوہ کچھ اس لطف خاص کا جکاد تم عزیز و ملکہ کو ہم عزیز بوسہ نہیں نہ دیکھو دشنام ہر سہی ہر چند جان گذاری قبر و عقاب سے جان مطرب تر اہل من مزید ہے خنجر ہے چیر سینہ اگر دل نہ ہو دینم تے تنگ سینہ دل اگر آنکھ نہ ہو نقصان نہیں جنون میں بلا کسی گھر خراب</p>	<p>ایک چہرے دگر نہ مراد امتحان نہیں یرستش ہے اریلے سخن و میان نہیں نا مہربان نہیں ہو اہر ہر بان نہیں آخر زبان تو کر ہی ہو تم گرد ہاں نہیں ہر چند پشت گرجی تاب و توان نہیں لب پر دستخ و زمرہ الامان نہیں دل میں تیری جھوٹہ گر جو چکان نہیں مے عار دل نفس اگر آؤ رفتان نہیں سو گز زمیں کے بدلہ بیان گران نہیں</p>



دیوان غالب

لاکھوں لگاؤ ایک چرنا لگا ہ کا  
وہ نالہ دل میں خوں کے براہ جگہ بنائے  
وہ سحر و جادو میں نہ کام آئے

لاکھوں بناؤ ایک پگڑی ناعتاب میں  
جس نادرے شکرگاہ پیرے آفتاب میں  
جس سحر سے سیفیتہ روان ہو شراب کا

غالب جیسے شراب پیر بھی کہی کہی

پیشانی چون روزی که از این شب تا سالن

کل کے لئے گرج نہ خست تراب میں  
 میں آج کیوں ذلیل کہل تو تہی پسند  
 جان کیوں لکھنؤ گنتی ہر تن و دم و سماع  
 دو میں ہر خوش عمر کہاں دیکھئی تبکی  
 اوتنا ہی محکوم اپنی حقیقت سے بعید ہے  
 اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے  
 ہر مشتعل نمود و صورت پر وجود بحر  
 شرم اک دامنے ناز ہر اپنی ہی سے سہو  
 آرایش جمال سے فارغ نہیں ہنوز  
 یہ غیب غیب جسکو سمجھتے ہیں ہم شہود  
 غالب ندیم دوست سے آتی ہر بڑ دوست  
 حیران ہوں و لکھنؤ دن کی پیشو جگر کویر  
 جو ہر اندر شک ہے کہ تیرے گھر کا نام لون  
 یا ناظر ارباب کے در پہ ہزار بار  
 جو کیا جو کس کے باندہ میری بلاؤں سے  
 وہ وہی لکھی ہیں کہ یہ رنگ و نام سے

یہ سونے میں ہے ساتی کو شکر کیا بابت میں  
گستاخی فرشتہ جاری جناب میں  
گمروہ صد اسمانی ہو جگ در باب میں  
سنے ہاتھ باگ پر ہے نہ پیا ہو رکاب میں  
جنت کہ ہم غیر سے ہوں پیچ و تاب میں  
حیران ہوں پر مشاہدہ ہو کس باب میں  
بان کیا وہ اسے قطرہ موج و ہیا ہیز  
کتنی کڑی حجاب کہ میں یوں حجاب میں  
بیش نظر ہے آئندہ دائم نقاب میں  
میں خواب میں بنو جو جاگی میں خواب میں  
شغول حق میں بندگی ہو تراب میں  
قدوم ہو تو سارے رکھو نوہ گھر کو میں  
ایک سو پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر میں  
کاش جاننا تیرے رہنڈر کو میں  
جاننا نہیں مچن شہبازی کمر میں  
ہاتھ اگر تو ٹوٹا نہ گھر کو میں

چلتا ہوں تھوڑی دیر پر  
 چلتا ہوں ایسی راہ کو میں  
 پہنچتا ہوں تھوڑی دیر پر  
 پہنچتا ہوں ایسی راہ کو میں  
 چلتا ہوں تھوڑی دیر پر  
 چلتا ہوں ایسی راہ کو میں  
 پہنچتا ہوں تھوڑی دیر پر  
 پہنچتا ہوں ایسی راہ کو میں

[illegible]



[illegible]

# دیوان غالب

<p>شب فراں روز جزا زیاد نہیں یلا سے آج گردن کو ابرویا نہیں جو جاؤں نسکھن کو تو خیر یاد نہیں کہ آج بزم میں کچھ فتنہ و فساد نہیں گدا کو چھ مینا نہ نامراد نہیں ویا ہے جھکو خد انورہ دل کو شاو نہیں</p>	<p>سہنیں کہ جھکو قیامت کا اعتقاد نہیں کوئی کہو کہ شب وین کیا برائی ہے جو آؤں سناؤ کو تو مرجانہ کہیں کبھی جو یاد ہی آتا ہو نہیں تو کہتے ہیں علاوہ عینہ مکتوسی اور دن ہی شراب جہا نہیں ہوں غم و شادی ہم جہا نہیں کلام</p>	<p>تم ادیکے وعدہ کا ذکر اوتس کیوں کرو غالب یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں</p>
<p>ہم بھی مصیبتوں کی ہوا باندھتی ہیں ہم بھی ایک اینی ہوا باندھتی ہیں سیرت کو پاہ جتا باندھتے ہیں اشک کو بے سرو پایا باندھتے ہیں مست کب بند قیابا باندھتے ہیں دوگ ناے کو رسا باندھتے ہیں آبلو نیز سہی حنا باندھتے ہیں ہم سے چمان دقا باندھتے ہیں</p>	<p>تیرے دوسن کو صیابا باندھتی ہیں آپ کا کس نے اثر دیکھا ہے تیری فرصت کے مقابل العمر قید ہستی سے ہر بائی معلوم نشر رنگ سو ہے دانشد گل خلیہاے مضامین مت پوچہ اہل تدبیر کی دامانہ گبان سادہ پر کار میں خوبان غالب</p>	<p>زمانہ بخت کم آزار ہے بچان اسد وگر نہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں</p>
<p>خاک ایسی زندگی پہ کہ تیر نہیں ہو نہیں افسان موان حیا نہ ساعر نہیں بد نہیں روح جہاں پہ حرکت کر نہیں ہو نہیں</p>	<p>واٹم تیر میرا تیرے در یہ نہیں ہوں میں کیوں گردش مدام سے گہرا نجاؤں یار سب زمانہ جھکوٹا ہے کس لئے</p>	

شب فراں روز جزا زیاد نہیں  
یلا سے آج گردن کو ابرویا نہیں  
جو جاؤں نسکھن کو تو خیر یاد نہیں  
کہ آج بزم میں کچھ فتنہ و فساد نہیں  
گدا کو چھ مینا نہ نامراد نہیں  
ویا ہے جھکو خد انورہ دل کو شاو نہیں  
سہنیں کہ جھکو قیامت کا اعتقاد نہیں  
کوئی کہو کہ شب وین کیا برائی ہے  
جو آؤں سناؤ کو تو مرجانہ کہیں  
کبھی جو یاد ہی آتا ہو نہیں تو کہتے ہیں  
علاوہ عینہ مکتوسی اور دن ہی شراب  
جہا نہیں ہوں غم و شادی ہم جہا نہیں کلام  
تم ادیکے وعدہ کا ذکر اوتس کیوں کرو غالب  
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں  
ہم بھی مصیبتوں کی ہوا باندھتی ہیں  
ہم بھی ایک اینی ہوا باندھتی ہیں  
سیرت کو پاہ جتا باندھتے ہیں  
اشک کو بے سرو پایا باندھتے ہیں  
مست کب بند قیابا باندھتے ہیں  
دوگ ناے کو رسا باندھتے ہیں  
آبلو نیز سہی حنا باندھتے ہیں  
ہم سے چمان دقا باندھتے ہیں  
زمانہ بخت کم آزار ہے بچان اسد  
وگر نہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں  
خاک ایسی زندگی پہ کہ تیر نہیں ہو نہیں  
افسان موان حیا نہ ساعر نہیں بد نہیں  
روح جہاں پہ حرکت کر نہیں ہو نہیں  
واٹم تیر میرا تیرے در یہ نہیں ہوں میں  
کیوں گردش مدام سے گہرا نجاؤں  
یار سب زمانہ جھکوٹا ہے کس لئے

دیوان غالب

سے زلیخا خوش کہ عموماہ گنتان ہو گئیں  
 میں یہ گچھو لگا کہ شمعیں دو فیراز ان ہو گئیں  
 تیزی دلفین چکی باز و پر پریشان ہو گئیں  
 قدرت حق سو سی جو رہیں اگر دان ہو گئیں  
 بلبلین شکہ سیر نہ غزل خولن ہو گئیں  
 جو میر کو تاناہ قسمت سے شرکان ہو گئیں  
 میری انگہین خیمہ چاک گہ بیان ہو گئیں  
 یاد تہیں جتنی دعا لیں حیرت و راج ہو گئیں  
 سب لکیریاں ہاتھ کی گویا رنگ جان ہو گئیں  
 ملتیں جب شک گئیں اخراے ایمان ہو گئیں  
 منک کلین جمعہ شمس اتنی کہ آسان ہو گئیں

سب قیدیوں کے ہونے ناخون پیرز نامہ کے  
جسے خون انگھٹو ہوئے دو کہ ہوشام فراق  
نہیں ادا کی ہر دماغ ادا سکا ہر انتہی اس کی ہو  
ان پر بڑا دوسرے لینے خلد میں ہم انتقام  
میں چین میں کیا گیا گویا دولت ان کہیں گیا  
وہ نگاہ میں کیوں ہوئی جاتی میں یار بکلی نام  
بیکر دکھائیں اور سینہ میں ابھر رہے یہ پی  
و ان گیا بھی میں تو انکی گالیوں کا کیا جواب  
جانفسر ہے بادہ جسکے ہاتھ میں جام گیا  
ہم سوچا میں ہمارا گیش ہے ترک دسوسم  
رجحہ ہو کر جو انسان توٹ جاتا ہو برجن

یوں ہی گروتھ ہاؤس کے اہل حیات

دیکھنا ان یستیوں کو تم کہ ویران ہو گئیں

یعنی ہمارے حبيب میں ایک تباہی نہیں  
 دیکھا تو ہم میں طاقت دیدار ہی نہیں  
 دشوار تو یہی ہے کہ دشوار ہی نہیں  
 طاقت بقدر لذت آزار ہی نہیں  
 صحرا میں ایذا کوئی دیوار ہی نہیں  
 یانِ دل میں ضعف سے وہیں ایسی نہیں  
 آفتِ فزائے سرخ گردِ قمار ہی نہیں  
 حالِ نگاہِ طاقتِ فطرتِ غار ہی نہیں

دو انگلی سے دو خوش بجز نامو بھی نہیں  
دل کو نیا نہ حسرت دیدار کر ہیے  
منا تیرا اگر نہیں آسان تو سہل ہے  
بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہو اور یان  
شوریدگی کو ہاتھ سمجھو سردیاں خوش  
گنجائش عداوت اختیار کی طرف  
دُر زہا ہونے پر ایسے شیر خدا کو مان  
میں سے یاد کی صف تر گانہ شور و گشتی

این مادی که چون در فضا است ای خدا  
 در این بین ادر با تهمین تلوای بی اینین  
 دیدار که چنین است خلوت خلوت من به  
 اینین درم کوی در خیمه کی در حوریم  
 بی بی جوان انگ یاس سفید خرم سوزین  
 کن سیلاب باقی تو را خفا خفا خورین  
 دیوخت خانیبید او کاد شهادت مرگان

[illegible]

دیوان غالب

سید ہو کر سوید ہو گیا مگر طہرہ خون نہیں	ہزاروں دل و جوش جنوں عشق چمکو
اسد زہد الی تاثیر القہار کے خوابان ہو	خمر دست نوازش ہو گیا ہر لہو گر و گلین
سو آخون بجایہ سہ جگر میں خاک نہیں وگر نہ نایب توان بل میں خاک نہیں کہ غیر طہرہ گلہ گدین خاک نہیں اگر میر نفسی اثر میں خاک نہیں شراب نہ کی دیوار و در میں خاک نہیں سو احسرت تمیر گہ میں خاک نہیں	میں جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں گر خیال ہے ہو اندر ایسی سائے یکوین شت شبیل کی آمد ہے بہلاؤ نہ ہو گیچہ چمکو رجم آتا خیال جلوہ گل سو خراب میں میکش ہو اپون عشق کی غائیکر کی خرمندہ
ہمارے شہر میں اب حرف دل کے اسد	کس کے فائدہ عرض میں خاک نہیں
روئے گئے ہم ہزار بار کوئی ہمیں اور کیوں بہشت میں بگڑے ہم جہنم میں کیوں آپ ہی ہو قطارہ سبز پر دھینچ چکے ترا ہی نکس رخ سہی سامنی تیرے کیوں موت پہ آدھی غم سے نجات پاؤ کیوں اپنی یہ غلامی ہو عیو آرمائے کیوں راہ میں ہم لیں کہانہ زم زم کیوں جسکو ہو دین داع عزت اسکی چاک کیوں	دل کو تو ہونے شت دور ہزار کیوں دیکھیں جہنم میں نہیں آسان نہیں جب جہان سرور و صرور ہر تیرے دشمن غمزدہ جانتاں دکناز دے پناہ قد حیا و بندہ علم صلیح نوں ایک میں حسن اور حسن کو ہر گئی ہوا ہو سکے شرم وان وہ غمزدہ نازیان یہ جیانی وضع ہاں نہ نہیں خلیج ابرست جادوہ ہو فاسو
غائبیت کے بغیر کونسی کام بند ہیں رہ کے ناز و زاریاں کوئی کیوں	

چنانچہ حلقہ کو بکارت دیکھا ہوں  
 سید ہو کر سوید ہو گیا مگر طہرہ خون نہیں  
 اسد زہد الی تاثیر القہار کے خوابان ہو  
 خمر دست نوازش ہو گیا ہر لہو گر و گلین  
 میں جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں  
 گر خیال ہے ہو اندر ایسی سائے  
 یکوین شت شبیل کی آمد ہے  
 بہلاؤ نہ ہو گیچہ چمکو رجم آتا  
 خیال جلوہ گل سو خراب میں میکش  
 ہو اپون عشق کی غائیکر کی خرمندہ  
 ہمارے شہر میں اب حرف دل کے اسد  
 کس کے فائدہ عرض میں خاک نہیں  
 دل کو تو ہونے شت دور ہزار کیوں  
 دیکھیں جہنم میں نہیں آسان نہیں  
 جب جہان سرور و صرور ہر تیرے  
 دشمن غمزدہ جانتاں دکناز دے پناہ  
 قد حیا و بندہ علم صلیح نوں ایک میں  
 حسن اور حسن کو ہر گئی ہوا ہو سکے شرم  
 وان وہ غمزدہ نازیان یہ جیانی وضع  
 ہاں نہ نہیں خلیج ابرست جادوہ ہو فاسو  
 غائبیت کے بغیر کونسی کام بند ہیں  
 رہ کے ناز و زاریاں کوئی کیوں





\_\_\_\_\_

<p>شہادت تہی میری قسمت چوئی کی جی جی          نہ لٹاؤ نہ کوئی کٹ ات تو یوں بچیر سوتا          سخن کیا کہ نہیں سکتی کہ جو بیان ہن جہر کے</p>	<p>جوان تلوار کو دیکھا جگادیتا تھا گردن کو          رہا کہ گناہ چیر لگا دھادیتا ہون رہن کو          جگر کیا ہم نہیں کہتی کہ کہو دین جاکے بعد نکو</p>
<p>میر سے شاہ سلیمان جاہ گزشت نہیں غالب          فریدون و جم و گنسر و دراب و بہمن کو</p>	<p>میر سے شاہ سلیمان جاہ گزشت نہیں غالب          فریدون و جم و گنسر و دراب و بہمن کو</p>
<p>دہوتا ہوں جب میں پٹی کو اس شہر کے          دے سادگی سے جان پر وں کو کس کے پانو          بہاگتے تو ہم بہت سو دہی کی سزا ہے          مریم کی جستجو میں پہا ہوں جو دور دور          اللہ سے ذوق دشت خوردی نہ لے دہرگ          سے جوش گل بہار میں یا نہک کہ طرف          شکو کی خواب میں آیانہ ہو کہیں</p>	<p>کہتا ہے ضد کو کھینچ کے باہر گل کے پانو          ہیلت کیونہ ٹوٹا گئی پیر زن کے پانو          ہو کر اسیر دہی میں رہا نہ کہے پانو          تن سے سو آنگاہ میں اس خستہ تن کے پانو          پلٹے ہیں خود خود میر کر اندر کھنکے پانو          اور تی ہوئے دلچسپی میں مرغ چمن کے پانو          دگتے ہیں آج اس منہ نازک دہر کے پانو</p>
<p>غالب سیر کلام میں کیونکہ مرزا نہ ہو          پیتا ہوں دہو کے خسر و شیریں سخن کے پانو</p>	<p>غالب سیر کلام میں کیونکہ مرزا نہ ہو          پیتا ہوں دہو کے خسر و شیریں سخن کے پانو</p>
<p>دان و سکو ہول دل عزتیاں میں نہ رہا          اپنے کو دیکھت نہیں ذوق ستم کو دیکھو          آئینہ تاکہ دیدہ بچھیر سے نہ ہو</p>	<p>یعنی یہ میر سے آہ کی تاثیر سے نہ ہو          اپنے کو دیکھت نہیں ذوق ستم کو دیکھو          آئینہ تاکہ دیدہ بچھیر سے نہ ہو</p>
<p>دان پہ چکر جو غمش آتا پیغم ہے ہمو          دلوں میں اور مجھ دل مجھ و فار کہتا ہے          صنعت سے نقشہ بر مور سے طوق گردن          جاگر نقائل کہیں کہ کچھ امید ہی ہو</p>	<p>صدر آہنگ زمین بوس قدم ہی ہمو          کس قدر ذوق گرفتار میاں سے ہمو          تیرے کو چہ سے کہاں طاقت رم ہی ہمو          بھر نگاہ غلط انداز تو ستم سے ہمو</p>



100

<p>پرس گریہ کو کوئی نہ ہو بیار وار اور اگر بر جائے تو نہ خوان کوئی نہ</p>	
<p>باب الہاء</p>	
<p>از جہ تیرا بہ ذرہ دل ہے آئینہ سینہ زار ہر درد دیوار غمگدہ نچا یہ میکسی کی بھی حسرت اوٹھا دی</p>	<p>طوطی کو شمشجب سے مقابل آئینہ جسکی بہاریہ پوپہ اور کسی خزان پوچھ دشوار سی ہاں وہم تھریاں پوچھ</p>
<p>باب الیاء</p>	
<p>صد طوہ رو بہ چو خمرگان اوٹھائیے سے سنگ پریرات مداش جندہ شوش دیوار بار ملت، فردوس سے زخم</p>	<p>طاقت کہان کہ دید کا احسا اوٹھائیے یعنی منو دلت طفلان اوٹھائیے اے خاتمان خراب احسان اوٹھائیے</p>
<p>یامیر سے زخم شک کو رسوائہ کیجئے پاپور وہ تیسرہ بیان اوٹھائیے</p>	
<p>سہی کے زیر سایہ خرابات چاہئے عاشق ہو میں آپ بھی اک شخص اور ویدا داسے نلک دل حسرت پرست سکے ہیں یہ نہ جو کہ لکھم مصور موسو غرض تشاؤ کس دیا ہ کو سے رنگ لادو گل و نسیم جدا جدا سے یا خیم چاہئے ہنگام مجھ دی یعنی جب گردش سہا نہ صفات</p>	<p>بہون یا اس آنکھ قبلہ حاجات چاہئے تھر تھر کی کچھ بھی مکافات چاہئے ہاں کچھ نہ کچھ تلافی آفات چاہئے تقریب کچھ تویر ملاقات چاہئے اگ کو نہ بے خودی فخر و نرات چاہئے مہ رنگ بن بہار کا اثبات چاہئے روستو قبلہ وقت مناجات چاہئے عاف و میثتہ مست می ذات چاہئے</p>
<p>نشو و نما ہے اصل سے غائب فروغ کو خاموشی ہی سے نکلی ہے جوبات چاکر</p>	



زندانی در سیکده گشتاچ بین ز ا بد	ز بهار نه ہونا طرف ان بڑا دیون سے
بیداد و فادیکہ کر کے جاتے رہے آخر	
میر حید میری جان کو تہار دیا لکھوسی	
تا جملہ شکایت کی بھی باقی نہ رہی حبا	سُن لیتے ہیں گود کر بیمار انہیں کہتے
عالم نیز احوال سنا دینگے ہم اونکو	
وہ سیکے بلالین یہ اجارہ نہیں کرتے	
کہ ہمیں اتنا کیا کہ نیر اعظم اسے عذرت کرتا	وہ جو کہتے تھو ہم اک حسرت فقیر سے
عزم و نیت سے گریبا بی بھی فرصت سراو پٹائی	فلک کا دیکھتا القریب نیر و یاد آئی
کہیں گے کس طرح مضمون میرے مکتوب کا یارب	قسم کہا بی ہے اس کا نہ کو کاغذ جلانے
پیشانی پر تین شعلہ آتش کا آسان ہو	دو مشکل ہو گئے تین سو زخم جسمانی
او نہیں منظور اپنے زخموں کا دیکھنا آنا نہیں	اوہی تھی میری گل کو دیکھتا شوخی سیانگی
چند ہی سادگی تھی اتفاحت ناز یہ مرتا	تیرا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانسی
لکھ کو بھادوت کا تحفل کر نہیں سکتی	میری طاقت کہ ضامن تھی تو کو لڑا پٹائی
کہوں کیا خوبی اوضاع ابتاع زمان عالم	
بدی کی اوستے جس سے ہمیں کی تھی بارہا نیکی	
حاصل ہاتھ دہر ہونہ ہو اوردو حرامی	دل جوش گریہ میں ہو ڈوبی مہرئی آسای
اس شمع کی طرح جس کو کوئی بجھا دے	
میں ہی جلے ہوؤ نہیں ہون داغ ناتما می	
کیا تنگ ہم تھر دگان کا جہان ہے	جس میں کہ ایک جہیزہ مور آسمان ہے
ہے کائنات کو حرکت تیرے فوق سے	یرق سے آفتاب کی ذرہ میں جان ہے
حال نہ کہہ جو یہ سبیلی فارا اسی لاکھ	غافل کو میرے شیشہ پہ ہی گدان ہے

کیا وہی کلمہ سب سے بڑا ہو گیا  
 اوسا یہ کہوں یہ نہ کہہنا اسکا کہتے  
 لی جوتے غنیمت تو کہہ دے نہیں دیا  
 لی کہ یہ رہو عالم سب بیکار سے  
 پیشانی سے جو کہ سیاہ دیوار یاد میں  
 فنجان سولے کھنڈر میں نہرستان سے  
 ہستی کا صبر ہی تم نے نہا دیا  
 کس سے کہوں کہ دل نہ بیکار کا نشان سے  
 شب باریسا اٹھا دو فادائی اس قدر  
 مہر  
 عالم سب ہمیں خوشی کی کامیابی  
 در سے میرے سب کو کجا پتہ داری باکی  
 کیا ہو یا فخر تری عظمت شہادت کا  
 تو نے دل میں نہ دیا آشوب و غم کا  
 تو نے کہیں کی تھی یہ سب غمناک  
 تو نے غمناک گل کا جگہ تو باکی  
 کہوں سے غمناک ہی ہے دوست داری  
 دینے کی پتہ ہی ہے دوست داری  
 تو نے نہ دیا باغ و نواں  
 تو نے نہ دیا باغ و نواں

<p>دشتِ بدیع و طرازِ افغان سنگ تپا دیزِ زمینِ کفونِ انفسال تپا بستی کے لختِ فربہ میں آجائید اسے عالمِ تمامِ حلقہ داس خیاں ہے متم اپنے شکوہ کی تائیں کہہ دو کہ چوہ عذر کر دیتا ہوں یہ بے شکم ہے کہ آخر دلایہ دردِ امی یہ بے شکم ہے یہ گیت بھری ہے آوازِ غمِ شبی ہے یہ سب کا غم ہے خط کا غمِ دربار ہے</p>	<p>یعنی تجھے بتی اسی ناسزگاری ہائے ہائے خاک پر ہوتی جو تیرے لادِ کاری ہائے ہائے ختمِ ہر الفت کی تجھ پر وہ واری ہائے ہائے او بھائی و تیا سواہ و رسم یاری ہائے ہائے دلیدہ کہ مٹی بنیادِ ختمِ کاری ہائے ہائے ہے نظرِ کردہ آخرِ مستحاری ہائے ہائے ایک دلِ تیرے نا امید واری ہائے ہائے ہائے</p>	<p>نہ لگتی جو چھو آب و سواہے زندگی گلفشانی ہائے تازہ جلوہ کو کیا ہو گیا شرمِ رسوائی سے چاچیا تقابِ کلین خاکِ مین ناموسِ عیانِ محبتِ ملگنی باتِ ہی تیغِ آزما کا کام سے چار ہا کس طرح کافی کوئی شہبازِ تارِ شگال گوشِ مجبورِ پیامِ وحشیمِ محرومِ جمال</p>
	<p>عشق نے پکڑا نہ تھا غالب ہی دشت کا رنگ رنگِ بہنا دل میں جو کچھ ذوقِ خواری ہائے ہائے</p>	
<p>۲۵ بے شکم کو دے لید کہ مریکی آس ہے اب تک وہ جاتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے ہر وہ میرے بدینہ زبانِ سپاس ہے میرے پاس کی پاس دلِ حق شناس ہے اس بلغمی مریجو کو گرمی ہی رہا اس ہے</p>	<p>سگرنگی میں عالمِ بستی سے یاس ہے لیتا نہیں میرے دلِ آوارہ کی خبر کیجئے بیانِ سرورِ پیغم کہانِ ملک ہے وہ غرورِ جن سے بیگانہ و فنا ہر جہدِ ریلے شبِ مہتاب میں شراب</p>	
	<p>ہر ایک مکان کو ہے کلین سے شرف مجنون جو مرگے تو جھل اودا اس ہے</p>	
<p>گرمشوی سے فائدہ اخلاذِ رحال ہے کسو ستاؤنِ حسرتِ اطہار کا کلار کس پردہ میں ہے آئینہ پروازِ ایخدا ہے بے خدا نخواستہ وہ اور و بختی مشکینِ لباسِ کعبہ علی کے قدم سے جان</p>	<p>خوش ہوں کہ میری باتِ بختی محال ہے دلِ فرو جمع و خیر چنداں ہوا لال ہے رحمت کہ عذر خواہ لبت سے سوال ہے ای شوقِ منفعل سے تجھ کو یہ خیال ہے تانا زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے</p>	

# دیوان غالب

<p>آنکھ کی تصویر سبز نامہ پہ کھینچے کتنا تجربہ کھلایا دے کہ اسکو حسرت دیدار</p>		<p>دل چھیند کے پڑن قندم م کوئی نرک کس کی خدمت ہی پائی نئی عشق و فاکرستین پی پائی پھر دوسرا مصیبت ہی شے پائی اے فریاد کی خصوصیت ہی شے پائی قوی سلیم کی خود دوا یمن سے پائی کے نیاز کی سڑی عادت ہی شے پائی یاد سے چہرہ بھی جاسے اس</p>
<p>پیش میں گذرتے ہیں جو کو چہ سے وہ میرے</p>		
<p>کنڈھ بھی کہا رو کو دیتے نہیں دیتے</p>		
<p>میری ہستی فضائی حیرت کیا دیتا ہے خزان کیا فصل گل کس کو کھیر کوئی تو ہم نوعا و دلیران پر اتفاقی درت ہی ہدم جیسے کہتے ہیں نامہ اسی عالم کا عشاء ہے وہی ہم میں حق ہے اور ماتم بال یہ کہ ہے انفریاد و لہا کی حیرت کا کس دیکھا ہے</p>		
<p>کف افسوس ملنا عہد تجدید تھا ہے</p>		
<p>نہض بیمار وفادہ و چراغ کشتہ ہے</p>		
<p>دل لگی کی آرزو چین رکھتی ہو عین در نہ پاں پر و نقی سود چراغ کشتہ ہے</p>		
<p>چشم جوان عاشقی میں بھی نو ابرو ہوا ہے سرمہ تو کہو کہ دو شعلہ آواز ہے</p>		
<p>دست گاہ دیدہ خونبار خون دیکھتا یک بیابان جلوہ گل فرتیہ انداز ہے</p>		
<p>میری دشت تیری شہر تھی سہی کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی اوی وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی غیر کو تجھے نجاست ہی سہی آہی گھر نہیں غفلت ہی سہی</p>	<p>عشق مجھ نہیں دشت ہی سہی قطع کچھ نہ تعلق ہم سے میر کو زمین ہے کیسا رسوائی ہم ہی دشمن تو نہیں میں اپنے اپنی ہستی ہی سے ہو جو چہ ہو</p>	<p>۳۶ چہرہ نہیں اصل نورست بھی ہے مے آرمیدگی میں بکوش جان ہے صح وطن سے منہ دہان ہے وہیزد ہے اس سے آتش نفس ہے جسکی صدا ہو جلوہ برق خفا ہے منہ زلے گردن ہون رہ داؤد خیال ہے نما بارگشت سے سہا ہے کربا ہے جسکے باغین نو بجا بیان ہے اسے گئی سنگت گل سے صبا ہے</p>

<p>کہتا ہے کسی یہ کیوں میرے در کا معاملہ شعہ درن کے انتخاب میں رسوا کیا مجھے</p>	
<p>زندگی اپنی جب اس شکل ہو گداری غالب</p>	
<p>اس ترم میں مجھ نہیں مٹی حیا کئے دل ہی تو ہے حیا ست در بانسی در گیا رہتا پروں پون خورقہ سجادہ رہنے بے صرف ہے گذرتی ہے ہو گرچہ عمر غنجر مقدور ہو تو خاک سے پرچو کہ اسے لیئم کس قدر تہمتیں نہ تراختا کئے عدو صحبت میں غیر کی نہ ٹیری ہو کہیں نہ خو ضد کی ہے اور بات مگر خوب ہی نہیں</p>	<p>ہم ہی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے بیٹھا ہا اگرچہ اشارے ہو گئے میں اور جاؤں در سے تیرے بن عدو مات ہوئی ہے دعوت آب و ہوا کئے حضرت ہی کل کینگے کہ ہم کیا کیا کئے تو نے وہ گنجائے گرا نایہ کیا کئے کدن ہمار سر پہ نہ آزا چلا کئے دینے لگا ہے بوسہ یقیر التجا کئے بیکڑوں اونے وعدہ وفا کئے</p>
<p>غالب تہمتیں کہہ کر لیگا جواب کیا مانا کہ تم کیا کئے اور ہم سنا کئے</p>	
<p>زقار عمر قطع رہ اضطراب ہے بینائی می ہے سر و نشا ہمار می زخمی ہو ہے پاشنہ پائے ثبات کا جاد ادا بادہ نوشی زنداں کشش مہرب نظارہ کیا چو لیت ہو اس برق حسن کا میں نامرادل کی تسلی کو کیا کرو میں مذرا اسد مسرت پیغام یار سے</p>	<p>اس سال کو سیکو برق آقا سے بال ندر و خورقہ موج شراب سے پہلے گئی کی کون نہ اقامت کی تاب سے غافل گمان کہ ہو کہ گیتی خراب سے جوش بہار جلوہ کو جسکی نقاب ہو مانا کہ تیرے رخ سے نگاہ کامیاب سے قاہد یہ محکو و شک سوال و جواب سے</p>

[illegible]

دیوان غالب

	<p>عاید میرا مجھے نسل دو بہلے ہوا سدا پاس تجھ آتش بجان کس سے بڑا جاہر ہے</p>	
<p>تب امان پھر میں سے برو لیا نے فی بیچے لے لیا مجھے سیری ہمت عالی نے بیچے کر دیا کافران اصنام خبی لی فی بیچے</p>	<p>گرم قریا در کہا شکل بہانی سے بیچے قیسہ و نقد و عالم کی حقیقت معلوم کشت آرائی وحدت ہے پرستاری ہم</p>	
	<p>ہوس گل کا قصہ میں ہی کہن کا نہ رہا عجب آرام دیا ہے پرویاں نے بیچے</p>	
<p>برق خرمین راحت خون گرم و بہقان ہے باوجود و جمع غلب گل پریشان ہے</p>	<p>کار گاہ بستی میں لادہ دے سامان ہے تختہ یا شکستہ ہمارے غافیت معلوم</p>	
	<p>بسمے رنج میتابی کس طرح ادھنایا جائے عجب آرام دیا ہے پرویاں نے بیچے</p>	
<p>ہم بیابان میں ہیں اور گہرین بہد آئی ہے س نہیں جلتا کہ پہر خیر ف قاتل میں ہے میں تہ چانا کہ گویا یہ ہی میرے دلمیں ہے نوکر میرا مجھے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے یہ چاک لذت ہمارے سنی حیا صل میں ہے اوٹھ نہیں سکتا ہمارا قدم منزلیں ہے قتنہ شور قیامت کس کے آب و گل میں ہے</p>	<p>اگر کہ رہا ہے درو دیوار سے سبزہ غالب ساگی بر آؤں کہ مر جانیک حسرت و ملیں ہے و کہتا تقریر کی لذت کہ جو دوستو کہ گر کہ ہے کس کس برائی سوز ولی با اینچ بس ہجوم نا امید ہی خاکین ملجا نینگی رنج راہ کیوں کھینچی و اماندگی کو عشق ہے جلوہ زار آتش دوزخ ہمارا دل سہی</p>	
	<p>بے دل شوریدہ غالب طلسم سحر و تاب رحم کر اپنے تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے</p>	
<p>دو لون کو اک ادا میں رضا نہ کر گئی</p>	<p>دوسری تیری نگاہ جگر تاباں و تر گئی</p>	

شوق نگاہ سے کشتہ فدا شدت خون  
دلکش پر وہ داری از خون جگر سے  
وہ بادہ بیاہی کی سہلستیان یکان  
دینے جس ایک کدورت مسکریاں  
وہ پیر تو ہوا غافل سیری کو دیار میں  
بیاہے اب ہر آدمی ہوس بال پر گئی  
وہ پیکو دوزخ میں انداز و نفوس  
میں خرام پیدا ہی کیا کی گئی  
ہر آدمی ہوس سے کشتہ فدا شدت خون  
دوسری تیری نگاہ جگر تاباں و تر گئی  
دو لون کو اک ادا میں رضا نہ کر گئی



# دیوان غالب

<p>اپنے گلے میں چکونہ کر دو فن بعد قتل ساتی گرے کی شرم کر و آج در نہ صدم تجسے لڑکچہ کلام نہیں لیکن اسے ندیم تکلو ہی ہم دکھائیں کہ محنون نے کیا کیا لازم نہیں کہ خضر کی ہم پیروی کریں</p>	<p>میر سے پست سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے ہر شب پیار ہی کرتے ہیں مگر جفا دہلے میر اسلام کہیو اگر نامہ بر ملے فرصت کشاکش غم نہیاں سے گر ملے جانا کہ اک بزرگ ہمیں ہم سفر ملے</p>	<p>میں نے آرزو میں مریخی سوت آتی ہے پیچھے نہیں آتی کھینچنے سے جاوے نہیں آتی خندہ پیچھے ہٹا کر کیا ہے دل نادان تجھ پر کیا ہے آخر اس دھکی دو کیا ہے ہمیں خشتی اور وہ ہے زار یا ایسی تیرا جبر کیا ہے نہ پڑ میں جی نہ میں زبان کہتا ہوں</p>
<p>اسے ساکنان کو چہ دلدار دیکھنا تکلو کہیں غالب آشفہ سر ملے</p>		
<p>کوئی دن گزر نہ گانی اور ہے آتش و دغ میں یہ گرمی کہاں یار ہادیکی میں ادکی رنجشیں دیکے خط منہ دیکتا ہو نامہ بر قاطع اعجاز میں اکثر نجوم</p>	<p>اپنے جی میں ہٹانی اور ہے سوز غم ہٹائے ہٹانی اور ہے پیر کچھ اب کی سرگرائی اور ہے کچھ تو پیغام زیبائی اور ہے وہ بلائے آسمانی اور ہے</p>	<p>۳۹</p>
<p>ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام اک مرگ ناگہانی اور ہے</p>		
<p>کوئی امید نہیں آتی موت کا ایک دن معین ہے آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی جاستا ہوں تو طاعت و زہد جو کچھ ایسی ہی بات چوچوں کیون نہ چھوڑوں کیا کر دینے ہم وہاں ہیں جس طرح ہو</p>	<p>کوئی صورت نظر نہیں آتی نہیں کیوں رات بہ نہیں آتی اب کی بات پر نہیں آتی پر طبیعت اور نہیں آتی ورنہ کیا بات کر نہیں آتی میری آواز گونجنے آتی کچھ ہمارے چہرے نہیں آتی</p>	<p>کاش کہ وہ ایک سب جہاں میں نہیں کوئی نہ ہو پہلے ہی ہم وہ دیکھ لیں عین وہ غنہ واداد ایک سب شکل انہی جہتوں کیوں ہے جگہ جگہ سوسد یک سب دعا دل کو نظر نہیں آتا ایک سب جہاں نہیں آتی</p>

دل ہوا سے خرام دار ہے  
عشرت ان بیستہ راہی ہے  
جلوہ ہم ازین نازک کتاف ہے  
روز بازار جان پیاری ہے  
پہر او می خستہ وقایہ مرستی ہے  
پہر وہ می زندگیاں عمارستی ہے  
قطرہ

۴۰

بہارِ کمال ہے در سلامت تازہ بین  
گر ہم بازارِ حبس داری سے  
موت کا ہے جہان میں اندیش  
زلفِ سبکی پر شستہ داری سے  
پیرِ دیارِ پادشہ کی ہے سوال  
ایک فریادِ رواہ وزاری سے  
چہ ہے سببِ سگوارہ عشقِ طلب  
اشکِ داری کا حکم جاری سے  
دل و دگرگان کا جو فخر بہت  
اج پر تو سکی رو دکھائی ہے

سیرہ و گل کہانے آئے ہیں  
چمکو اوتے وفا کی ہے امید  
ہاں بہلا کر ترا بہل بہو گا  
جان تمہیں نہ کر تا ہوں

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب  
مفت ہاتھ آئی تو میرا کیا ہے

کہتے ہو تو تم سب کہ بیتِ عالیہ ہو آئے  
 ہوں گے شکستِ نزعین ہاں تھابِ محبت  
 سے ساعتِ وصل و سیلاب کا عالم  
 خاص ہو کہ گہرا کے نہ ہا گین گے گہرین  
 جلاؤ گے رتے ہیں نہ اعطاسے جگہ گیتی  
 ہاں اہل طلب کون سے قطعہ نایافت  
 ایسا نہیں وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں  
 کی ہنسنے اثر گریہ میں تقریر

یکم تہ گہرا کے کہو کوئی کہ وہ آئے  
 چچہ کہ نہ سکون پر وہ سیر پہنچو کو آئے  
 آتا ہے سچ میں سیر آتا نہیں کو آئے  
 ہاں ملے ہو مگر بادہ دوشینہ کی بو آئے  
 سچ ہو کہ نہیں اس میں سچ میں آئے  
 دیکھا کہ وہ ملے نہیں ہو ہی کو کہو آئے  
 اور صدرِ نہیں یا تو نہیں ہی کو ہو آئے  
 اچھی رہو آپ اس سے مگر چکھو ڈو آئے

اُس انجمن نازکی کیا بات ہے غالب  
ہم سہی کئے وان اور تیری تقدیر کو روا ہے

پہر چہ آک دل کو بے قرار ہے  
 سینہ جو بوائے زخم کاری ہے  
 پہر جگر کو بونے نگا ناخن  
 آمد فصل داد کاری ہے  
 پہر وہی پردہ عمار ہے  
 دل خریدہ ذوق خواری ہے  
 چشم و لال جنس رسوائی  
 وہ بعد رنگ نالہ فرسائی  
 پہر وہی پردہ عمار ہے  
 دل خریدہ ذوق خواری ہے  
 وہ بعد رنگ نالہ فرسائی

# دیوان غالب

<p>چونکہ تو ہے جس کی پروردہ داری ہے          چوئی اسد سے سگداری میں لگی          ہمارے عشق اہل کسم پوسے          جہنم و عذاب دل کی کسم پوسے          تو نے ہر گز نہ جان سہ سے بچنا نہ پائی          مجھ کو کیا تو نے نہ جان جو ان          سہ کو کی بن جسے نہ پائی سہ کی ہمارے          سہ کو کی بن جسے نہ پائی سہ کی ہمارے          سہ کو کی بن جسے نہ پائی سہ کی ہمارے          سہ کو کی بن جسے نہ پائی سہ کی ہمارے</p>	<p>بچو دی بے اسب بہنیں غالب          کچھ تو ہے جس کی پروردہ داری ہے</p>
<p>اکسے شے ہے جس میں سر ہو خوش نشے          نہ تر نہ وصل نہ نظارہ جمال          ہوتے ہوئی کہ انتہی خیم و گوشے          اسے کیا ہے جس میں خود ارا کی حجاب          اسے شوق بیان ابدان شہم بوشی          گویا کو عقل گردن زبان میں دینا          کیا اوج برت نہ کہ سر خرویش ہے          دیار یاد و وصل ساقی دکھاہست          ہر خیال سے کہ دیر و سر نہ</p>	<p>جنون تہمت کش نکسین ہو گشت و دانی کے          سب پاش خراش دل پر لذت زندگانی کے          کش کشہاں بستی ہو کر سے کیا سعی آزاد          ہوئی زنجیر موج آب کو فرصت روانی کے</p>
<p>بس از مردن ہی یو از تریا را گاہ طفلانست          شرارت کے ثرب پید میر و گلشنی کے</p>	<p>مکھو شہنشاہ شہزاد دی بیداد و لیر کے          ایک لیل کو خاک و شہنشاہی و شہنشاہی کے          پر پر وازہ شہزاد بادشاہی شہنشاہی کے          کروں بیداد و ذوق یہ شہنشاہی شہنشاہی کے</p>
<p>کب لکھ دہلی کے خیمہ کے سحر فیا ہے          میری قسمت میں رب کیا نہ تھی دیو لہر تر ہے</p>	<p>بے اعتدال شہزادہ بیداد و لیر کے          بینہاں تہاد و شہنشاہی شہنشاہی کے          بستی ہمارے اپنی فدا پر دلیں ہے          سستی گشت عشق کی پو پو ہے کیا خبر          تیری وفات سے کیا ہوتا ہے کہ دہر چین          لکھتے رہے جن کی حکایات خوشچکان          افسر تیری تہاد و شہنشاہی شہنشاہی کے          اہل ہو سکی فتح ہے ترک نبرد عشق          ناہ عام میں چہ عجب ہے سپرد ہوتے</p>

<p>کلیں لہن پوریا ہوں بسکین صحرانورد خاموشی میں جو ہر آئینہ زانو سے وہاں حالت میری کی ہم توئی وقت سے گاہ اشتیاق سے لہر لہو سے ہوں سر پہ لہر لہو سے لہر لہو سے سپاہی بہت گاہ لہر لہو سے جس نغمہ میں تو تازہ ہو گھڑا ہوا جان کا لہر صورت دیدار میں سکھ کیل ساتھ تیریں سرور میں</p>	<p>اتنا تازہ داران بساط ہوا دل یکہ چوچو ویدہ عبرت نگاہ ہو ساقی جھلک دشن ایمان و آگہی یا شکوہ جیتے ہو کہ ہر گشتہ بساط لطف خرام ساقی و ذوق صفا یا صبح دم جو کہتے ہو اگر تو تیرم میں داع فرانی صحبت شبکی جلی ہوئی</p>	<p>زینہا اگر تھیں ہوس ناؤ و نوش ہے میری سونو جو گشت نصیحت شورش ہے مطرب بہ نغمہ ریزن تکلیں ہوش ہے دلمان باغبان کف کفر و ش ہے یہ بیت نگاہ وہ فردوس گشت ہے نہ وہ سرور و سرور زنجوش خروش ہے ایک شمع رگنی ہو سو وہ ہی خموش ہے</p>
<p>۲ شہ</p> <p>تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی تو اس قدر کشت ہو جو گیارہ میں آوی</p>	<p>آتے میں غیب کو یہ مضامین خیال میں غالب صریح خامہ تو اسے شروش ہے</p> <p>ایک مرخان کو قرآن میں ہے دینی میں جنت حیا کو ہر ہوا گر یہ نکالی ہو تیری نغمہ جھلک ہمے جنت گلشن خاطر دست و ہوا لطف چلو ہوا معارف قتل کا میر کیا ہو عہد تو بارو</p>	<p>طاقت میرا انتظار نہیں ہے لشہ با اندازہ غار نہیں ہے ہاڈو روڈی اختیار نہیں ہے خاک میں عشق کو عیار نہیں ہے عید کی آواز بہار نہیں ہے وائے اگر عہد استوار نہیں ہے</p>
<p>تو نے قسم جو کشتی کی کہانی ہے غالب تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے</p> <p>ہجوم ہے یہاں تک ترنگونی مجاہد حاصل ہے رفو زخم سو مطلب ہے لذت زخم سوزنے کے</p> <p>وہ گل جس گلستان میں جلوہ فرمائی کرد غالب چلنا غنچہ گل کا صاف شستہ دس ہے</p>	<p>تو نے قسم جو کشتی کی کہانی ہے غالب تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے</p> <p>ہجوم ہے یہاں تک ترنگونی مجاہد حاصل ہے رفو زخم سو مطلب ہے لذت زخم سوزنے کے</p> <p>وہ گل جس گلستان میں جلوہ فرمائی کرد غالب چلنا غنچہ گل کا صاف شستہ دس ہے</p>	<p>تو نے قسم جو کشتی کی کہانی ہے غالب تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے</p> <p>ہجوم ہے یہاں تک ترنگونی مجاہد حاصل ہے رفو زخم سو مطلب ہے لذت زخم سوزنے کے</p> <p>وہ گل جس گلستان میں جلوہ فرمائی کرد غالب چلنا غنچہ گل کا صاف شستہ دس ہے</p>

دیوان غالب

<p>مر جاؤں نہ کیوں نہ شکست جب تیرا ناز غارت گزناموس نہ ہو کہ ہوس زر بت چاک گریبان کا فراہ دل ملاں آتشکدہ ہے سینہ مرا از نہانے</p>	<p>آنخوش خم حلقہ ز ناز میں آدے کیدن شاہوگل باغ سی بازار میں آدے جب اس نفل اچھا ہوا ہر ناز میں آدے اے دل آدے اگر معرض اطہار میں آدے</p>
<p>گنجینہ سنے کا طہسم ادسکو سمجھو جو نفل کہ غالب میر و اشعار میں آدے</p>	
<p>حسن بہ گریہ بہنگام کمال اچھا ہے بوسہ تیرے نہیں اور دہم ہر خطہ نگاہ اور بازار سود آؤ اگر ٹوٹ گیا در طلب دین تو فرما دین سونے طلا اونکے دیکھو سو جو آجاتی ہر منہ پر رونق دیکھو یا دین عشاق تو نسو کیا فیض ہم سخن تیرے نے فرماؤ کہ شیریں کیا قطرہ دریا میں چمکے تو دریا ہو جائے خضر سلطان کو کہو خالق اکبر سرسبز</p>	<p>اوس سے میر اندر خورشید جمال اچھا ہے جہین کہ میں کہ مفت آؤ تو مال اچھا ہے ساغر جم سے میرا جام سفال اچھا ہے اک برہمن نے کہا سو کی سال اچھا ہے حضر حکاکہ کسی میں ہو کمال اچھا ہے کام اچھا ہے وہ جاکا کہ مال اچھا ہے شاہ کے یا عینن یہ تازہ ہمال اچھا ہے وہ گد اچھا ہے تو خود سہا اچھا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے</p>
<p>ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کی خوش رہنم کو غارت خیال اچھا ہے</p>	
<p>ہنوی گر میر و مرثیہ تسلی سہی خارجہ الم حسرت دیدار تو ہے می پرستان خم می منہ سولگانی ہوئے نفس قلیں کے ہے چشم و چراغ صرا</p>	<p>امتحان اور بھی باقی ہو تو یہ سہی شوق گلچین گلستان تسلی سہی ایک دن گر ہوا نازم میں ساتی سہی گر نہیں شمع یہ خانہ لعل نہ سہی</p>



قسم خارہ پرائیکی جیسے کہا فی نہیں غالب  
بھٹ کہا فی تیر جو میری اس قسم آگ

وہ چیز جس کے لئے غلوشت عزیز  
سوا شے بادہ کلام مشکب کیا کیست  
میں شراب اگر غمی دیکھوں پھار  
پیشہ و قدح و گڑہ و سب کیا کیست  
ہی نہ طاقت گفتار اگر ہو ہی  
و کس امید یہ کہ آدہ دیکھ کیست  
ہو اب شہ کا صواب میری اترنا  
و گرنہ شہر میں غالب کی ابرو کیا کیست  
میں او تین چہرہ دن اور کچھ نہ کیست

۴۴

چل کھٹے جو چپے ہوتے  
تیر میرا دل ہو چھوڑ دے  
کاش تیرے تیر میرے تیر  
میری شہت میں چھوڑ دے  
دل ہی یار کئی دے ہوئے  
وہی جاگادہ راہ پر غالب  
کوئی دن اور ہی چھوڑ دے  
غیر میں پس جاگ  
میرا دل تو کھٹے لپٹا دے

یہ ہی منت کہہ کہ چو کہ تو گلا ہوتا ہے  
اکس فریچہ میرے ہر دیکھنے کیا ہوتا ہے  
شکوہ چور سے سرگرم جھٹ ہوتا ہے  
سست رو چھپے کوئی آبلہ ہوتا ہے  
آپا دھمالا تے میں گزیر خطا ہوتا ہے  
کہ سہارا چھپے میں اور میرا ہوتا ہے  
کتاب کتاب جو ایسا ہی رہا ہوتا ہے  
شاہ کی مدح میں یوں فقہ سر ہوتا ہے  
تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے  
دوہہ لشکر کا تیرے لعل پہا ہوتا ہے  
آتشان پہ تیرے نامہ صیب سا ہوتا ہے  
یہ ہی تیرا کریم ذوق فرما ہوتا ہے  
آج کل در میرے دل میں سو ہوتا ہے  
نہیں کہو کہ انداز گفتگو کیا ہے  
کوئی بناؤ کہ وہ شمع تند خو کیا ہے  
و گرنہ خوف بد آموزی عدا کیا ہے  
ہماری حبیب کو اب حاجت رو کیا ہے  
کہ بدلتی ہو جواب را کہہ جتنو کیا ہے  
جب آکھتے تو ہونے چکا تو پہر ہو کیا ہے

شکوہ کو نام سے بڑھ چکا ہوتا ہے  
میر میں شکوہ سہو راں سوچے با جا  
کو سمجھتا نہیں پھر حسن تلافی دیکھو  
عشق کی راہ میں چرخ مکہ کی راہ چال  
کیون نہ پھر میں ہدف ناوک پیدا کرسم  
خوب تیرا ہوس ہو تو جو ہم اپنے بدخواہ  
ناد جاتا تھا پیر سے عرش میرا اور اب  
خامہ میر کو دہا ہے بارید نرم سخن  
اس شہنشاہ کو اکب سپہ ہر عسک  
سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجئے  
ہر مہینے میں جو بدیر ہو ہوتا ہے ہلال  
میں چ گستاخ ہوں انیس غز خوانی میں  
رکھو غالب جو اس تلخ نو میں معاف  
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ کیا ہے  
یہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برقعین ناہ ادا  
یہ شک ہو کہ وہ ہوتا ہو ہم سخن جیسو  
چپکے ہا ہے بدن پر ہو میرا ہی  
جلد ہے جسم جہان دل ہی جلیا ہو گا  
رگوں میں فریضہ پھر کے ہم نہیں قاتل

# دیوان غالب

<p>شکستہ ہے میں چرخ نیلی خام کی ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے وہوئے دیکھ جا نہ احرام کے یہ بھی حلقے میں تمہارے دام کے دیکھئے کب دن پیرین خام کے</p>	<p>خستگی کا تم سے کیا شکوہ کریں خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو رات پی زم زم پی ادر صبح دم دل کو آنکھوں نے پہنایا کب مگر شادی ہے عقل صحبت کی چیز</p>	<p>عشق نے غالب تکا کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تو کام کے</p>
<p>شکستہ ہے میں چرخ نیلی خام کی ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے وہوئے دیکھ جا نہ احرام کے یہ بھی حلقے میں تمہارے دام کے دیکھئے کب دن پیرین خام کے</p>	<p>پہر اس انداز سے بہا آئی دیکھو اسے ساکن خنجر خاک کہ زمین ہو گئی ہے ستر ناسر سبزہ کو جب کہیں جگہ نہ ملے سبزہ گل کو دیکھتے کیلئے ہر موہین شرب کی تاثیر</p>	<p>کیون نہ دینا ہے خوشی غالب خفاہ و بندار نے تھپا پائی</p>
<p>شکستہ ہے میں چرخ نیلی خام کی ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے وہوئے دیکھ جا نہ احرام کے یہ بھی حلقے میں تمہارے دام کے دیکھئے کب دن پیرین خام کے</p>	<p>اگر سہو تھی کیجئے تو جا میری بھی خالی ہے سیر کی میں جھقہ جام و سبوی خانہ خالی ہے</p>	<p>کبہ مستی کہانی میری خلش غمزدہ خون نہ نہ پوچھ کیا بیان کر کے میرا دیکھو بیاں ہوں ز خود رفتہ بیدائے خجل</p>

شکستہ ہے میں چرخ نیلی خام کی  
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے  
وہوئے دیکھ جا نہ احرام کے  
یہ بھی حلقے میں تمہارے دام کے  
دیکھئے کب دن پیرین خام کے

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کریں  
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو  
رات پی زم زم پی ادر صبح دم  
دل کو آنکھوں نے پہنایا کب مگر  
شادی ہے عقل صحبت کی چیز

عشق نے غالب تکا کر دیا  
ورنہ ہم بھی آدمی تو کام کے

[illegible]

دیوان غنائی

<p>اثر آبد سجادہ صحرائی جنتوں          بخودی بخت تہید فراغت ہو جو          شوق دیدار میں گرتو چرخ گردن مارے          بیکسہاؤ خشب سحر کی دھت ہو جو          گردش ساغر جلوہ صد رنگین تجسس</p>	<p>صورت شہ گور ہے حیران مجھے          میرے سایہ کی طرح میرا شبنم مجھے          ہونکہ مثل گل شمع پریشاں مجھے          سایہ خورشید قیامت میں پریشان مجھے          آئینہ داری یک دیدہ حیران مجھے</p>
<p>نگہ گرم گرم سے اک اگ ٹپکتی ہو اسد          ہے حیران خوش خاشاک گلستان مجھے</p>	<p>کیا ہے بات جہان بات بنائی نہ ہے          ادھیہ بختی چکے ایسی کہ بن آئی نہ ہے          کاش یوں ہی ہو کہ بن سیرت کو نہ ہے          کوئی دوجہ کہ کیا ہے جو چہا نہ ہے          ہاتھ گویں تو ادھین ہاتھ دکھاؤ نہ ہے          پردہ چھوڑا ہو وہ اس نے کہ ادھائی نہ ہے          ٹھک چاہوں کہ نہ آؤ تو بدلے نہ ہے          کام وہ آئے پڑا ہے کہ بناؤ نہ ہے</p>
<p>مکتہ چین ہر غم دل دسکوستائی نہ ہو          میں ملتا ہوں اٹھو مگر اچھڈیہ دل          کھیل سچا ہے کہیں چوڑی ہول تجاؤ          غیر تلپے کیوں تیرے خطا کو نہ اگر          اس نزاکت کا بڑا ہو وہ پہلو میں کیا          کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گر کس سے ہے          موت کی راہ نہ کہیوں کہیں آئی نہ ہے          بوجہ وہ سرے گرا ہے کہ ادھائی نہ ہو</p>	<p>عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب          کہ لگائے نہ لگے اور بھائے نہ بنے</p>
<p>چاک کی خواہش اگر دھت بھیری کی          جلوہ کا تیرے وہ عالم ہو کہ کہیم خیاں          ہے شکستن ہر سہی لڑوید بربک          میکہ کہ حتم ست تازہ سو یاد شکست</p>	<p>صبح کی مانند زخم دل گریہ کی کوئے          دیدہ دل کو زیارت گاہ حیرانی کوئے          آگیتہ کوہ پر عرض گمان جانی کوئے          سہی شیشہ دیدہ ساغر کی مرقا کی کوئے</p>

دیوان غالب

<p>بہارِ خان گاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی ابھی آتی ہے یوں بالمشیرِ سرِ سرکارِ لقا کی</p>	<p>بہارِ خان گاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی ابھی آتی ہے یوں بالمشیرِ سرِ سرکارِ لقا کی</p>	<p>کریں جو بادِ دیر سے آ رہا ہے کہ ایک طرف خطیبِ عالم سے اس کا لگاؤ ہے کہ ایک طرف کبھی تو اس کی لگاؤ ہے کہ ایک طرف کہ ایک طرف سے لگاؤ ہے کہ ایک طرف یہاں ہے کہ لگاؤ ہے کہ ایک طرف کہ لگاؤ ہے کہ ایک طرف اس وقت تک کہ ایک طرف مقامِ ترکِ عبادت کی طرف کیونکہ یہ وہی ہے کہ ایک طرف</p>
<p>کہوں کیا دلی کیا حالت ہو مجھ پر یارِ عینِ غالب کبیتا بی سے ہر یک تارِ سترِ خارِ ستر سے</p>	<p>کہوں کیا دلی کیا حالت ہو مجھ پر یارِ عینِ غالب کبیتا بی سے ہر یک تارِ سترِ خارِ ستر سے</p>	<p>۴۵</p>
<p>خیز رہے رشتہ الفتِ گنگرہاں ہو جاوے عز و دوستی آفت ہو تو دشمن ہو جاوے</p>	<p>خیز رہے رشتہ الفتِ گنگرہاں ہو جاوے عز و دوستی آفت ہو تو دشمن ہو جاوے</p>	<p>یہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>سمجھو اس قصہ میں کو تا ہی نشو و نما غالب اگر گلِ سرو کی قامتِ پیرِ اہل ہو جاوے</p>	<p>سمجھو اس قصہ میں کو تا ہی نشو و نما غالب اگر گلِ سرو کی قامتِ پیرِ اہل ہو جاوے</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>فریاد کی کوئی نہیں ہے کیونکہ جو تو نہیں ہے غبارِ غبار ہر جہت پر ہر کشتی میں تباہ ہے ہاں کہنا یہ دلتِ فریب تو شاہ کی گدہ کو غم نہ ہو کیونکہ وہ تو گدہ کی گدہ ہے</p>	<p>فریاد کی کوئی نہیں ہے کیونکہ جو تو نہیں ہے غبارِ غبار ہر جہت پر ہر کشتی میں تباہ ہے ہاں کہنا یہ دلتِ فریب تو شاہ کی گدہ کو غم نہ ہو کیونکہ وہ تو گدہ کی گدہ ہے</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>ہستی ہے نہ بچہ عدم ہے غالب آخر تو کیا ہے اسے نہیں ہے</p>	<p>ہستی ہے نہ بچہ عدم ہے غالب آخر تو کیا ہے اسے نہیں ہے</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>نیچو چھوئے سرِ جبرِ حاکمِ الوکاپا کہ آئینِ بزمِ اناسِ جزوِ اعظم ہے</p>	<p>نیچو چھوئے سرِ جبرِ حاکمِ الوکاپا کہ آئینِ بزمِ اناسِ جزوِ اعظم ہے</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>ہست دون میں نفاذِ تیرے سدا کو وہ ایک نگہ کہ نظرِ نگاہ سے کم ہے</p>	<p>ہست دون میں نفاذِ تیرے سدا کو وہ ایک نگہ کہ نظرِ نگاہ سے کم ہے</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>ہم رشک کو اپنی ہی گوارہ نہیں کرتے ہر پردہ او نہیں خیر سے ہر ربطِ تنہائی</p>	<p>ہم رشک کو اپنی ہی گوارہ نہیں کرتے ہر پردہ او نہیں خیر سے ہر ربطِ تنہائی</p>	<p>وہی اس کی نظر سے ہے کہ ایک طرف</p>
<p>مرتب ہیں دے او کی تمنا نہیں کرتے غالب کو سزا تو ہو چو انہیں کرتے</p>	<p>مرتب ہیں دے او کی تمنا نہیں کرتے غالب کو سزا تو ہو چو انہیں کرتے</p>	



# دریہ ان غالب

<p>اگر نہ کہیں کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہیں کہ بن کہیں کہ دشمن سب خبر ہو کیا کہیں کہ یہ کہیں کہ سر رکھتا ہے کیا کہیں ہمارے ہاتھ میں چھپتا ہے گھر کیا کہیں ہمیں جو اسے قطع نظر ہو کیا کہیں ستم بہادر امتیاع ہرے کیا کہیں</p>	<p>رہے جو یوں گاہ دیکھا کہ کوئی دوست کو پایا نہ ہے کہ شمع کی یوں ہو کر کہا ہو جھوٹا سجھ کے کہ تو میں باز رہیں وہ پریشانی تہیہ نہیں سرشتہ وفا کا خدیاں اوپرین سوال پڑے جو کہیں کہیں حد سزا کمال سخن ہو کیا کہیں</p>	<p>کہہ کس نے کہ غالب بہر انہیں دیکھیں سوا اس کے کہ آتش سے ہر کیا کہیں</p>
<p>مگر گئی دانستہ تن میرے مریانی نے مرجا میں کیا کیا کہ ہر گز انجانی نے جانشا ہو چھپتا ہے نہ ہانی نے لکھ دیا نچلے صباب ویرانی نے استعد روق نواز مرغ بانی نے لیکھا تھا گور میں فوق تن آسانی نے تسے کیوں سوئی ہے میرے گھر کی در بانی نے</p>	<p>یہ کہہ کر دیر نہ گھر دامن افشانی نے بن گیا تیغ نگاہ یار کا سنگ فسان کیوں نہ ہوذا الفتا کی اسکی خاطر جمع ہو میرے سخن کی قسمت جب تم ہو لگی وا فرہ ان ہی شود خوشتر نہ اندیشہ دیا وہ وہ آئینہ گاہ قلم جو یہ کیا انداز ہے ہاں نشا طرد قصص بہاری دہا دہا</p>	<p>دی، میرے بہا کی کو حق سے از سر نو زندگی میرزا یوسف رہے غالب یوسف ثانی مجھ</p>
<p>مجھ ز ادھر ہے خندہ زیر لب مجھ تہا طہسم نقل مجھ خاشاک مکتب مجھ رنگ آسائش یہ ہوندا نہیں کو اس مجھ پیر ہوا ہے تازہ سودا غز خزانہ مجھ</p>	<p>یاد ہے شادی میں ہی منہ گمانہ یار مجھ ہر کشادہ خاطر دانستہ در میں سخن یار بہ اصل شہنائی کی داد کس چاہئے برگمان ہو تہا وہ کافر نہ تہا کا شکر</p>	

اگر نہ کہیں کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہیں  
کہ بن کہیں کہ دشمن سب خبر ہو کیا کہیں  
کہ یہ کہیں کہ سر رکھتا ہے کیا کہیں  
ہمارے ہاتھ میں چھپتا ہے گھر کیا کہیں  
ہمیں جو اسے قطع نظر ہو کیا کہیں  
ستم بہادر امتیاع ہرے کیا کہیں

مگر گئی دانستہ تن میرے مریانی نے  
مرجا میں کیا کیا کہ ہر گز انجانی نے  
جانشا ہو چھپتا ہے نہ ہانی نے  
لکھ دیا نچلے صباب ویرانی نے  
استعد روق نواز مرغ بانی نے  
لیکھا تھا گور میں فوق تن آسانی نے  
تسے کیوں سوئی ہے میرے گھر کی در بانی نے

یاد ہے شادی میں ہی منہ گمانہ یار مجھ  
ہر کشادہ خاطر دانستہ در میں سخن  
یار بہ اصل شہنائی کی داد کس چاہئے  
برگمان ہو تہا وہ کافر نہ تہا کا شکر



# دیوان غالب

<p>ایمان چو روئے پر جو کھینچے ہر چہ کھر عاشق ہوں پر عشوق فریبی کیر کام خوش ہو تو میں پر مدد یوں نہ نہن جاتے ہو سو جن ک فلز خون کاش بھی ہو گو ہاتھ کو جنبش نہن آنکھو نہیں تو دم ہے</p>	<p>کعبہ میرے پیچھے پر کلیسا میرے آگے جنون کو برگشتی ہے پیدا میرے آگے اُسی ہے شیبہ بھرا کی تمنا میرے آگے آتا ہے ابھی دیکھو کی کیا میرے آگے رہنے دو ابھی ساغر دینا میرے آگے</p>	<p>ایمان چو روئے پر جو کھینچے ہر چہ کھر عاشق ہوں پر عشوق فریبی کیر کام خوش ہو تو میں پر مدد یوں نہ نہن جاتے ہو سو جن ک فلز خون کاش بھی ہو گو ہاتھ کو جنبش نہن آنکھو نہیں تو دم ہے</p>
<p>ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر</p>	<p>ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر</p>	<p>ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر</p>
<p>کہوں جو حال تو کہتے ہو بد عبا کہئے نہ کہی طعن پہر تم کہ ہم سہم گھر میں وہ بیشتر سہی پر دین جب اور تھاد سہیں ذریعہ راحت جراثیم کاں جو مدعی بنے اسکو نہ مدعی بنے کہیں حقیقت جا لگا کر مرخص نہ کیئے کہیں شکایت رنج گران نشین کچھ رہی نہ جان تو قائل کو خون بہا دیکھو بہین نگار کو الفت نہو نگار تو ہے بہین بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے</p>	<p>ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر</p>	<p>کہوں جو حال تو کہتے ہو بد عبا کہئے نہ کہی طعن پہر تم کہ ہم سہم گھر میں وہ بیشتر سہی پر دین جب اور تھاد سہیں ذریعہ راحت جراثیم کاں جو مدعی بنے اسکو نہ مدعی بنے کہیں حقیقت جا لگا کر مرخص نہ کیئے کہیں شکایت رنج گران نشین کچھ رہی نہ جان تو قائل کو خون بہا دیکھو بہین نگار کو الفت نہو نگار تو ہے بہین بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے</p>
<p>سفینہ جبکہ کنارہ پہا لگا غالب خدا سے کیا ستم و جور تا خدا کہئے</p>	<p>دو چہے اور عشق میں بلباک ہو گئے صدمہ بہا کی اوسوئی آلت میکشی</p>	<p>دو چہے اور عشق میں بلباک ہو گئے صدمہ بہا کی اوسوئی آلت میکشی</p>

ایمان چو روئے پر جو کھینچے ہر چہ کھر  
عاشق ہوں پر عشوق فریبی کیر کام  
خوش ہو تو میں پر مدد یوں نہ نہن جاتے  
ہو سو جن ک فلز خون کاش بھی ہو  
گو ہاتھ کو جنبش نہن آنکھو نہیں تو دم ہے

کعبہ میرے پیچھے پر کلیسا میرے آگے  
جنون کو برگشتی ہے پیدا میرے آگے  
اُسی ہے شیبہ بھرا کی تمنا میرے آگے  
آتا ہے ابھی دیکھو کی کیا میرے آگے  
رہنے دو ابھی ساغر دینا میرے آگے

ہمیشہ وہم مشرب و ہمرز ہے میرا  
غالب کبر اکیدن کہو میرا کبر اگر

کہوں جو حال تو کہتے ہو بد عبا کہئے  
نہ کہی طعن پہر تم کہ ہم سہم گھر میں  
وہ بیشتر سہی پر دین جب اور تھاد  
سہیں ذریعہ راحت جراثیم کاں  
جو مدعی بنے اسکو نہ مدعی بنے  
کہیں حقیقت جا لگا کر مرخص نہ کیئے  
کہیں شکایت رنج گران نشین کچھ  
رہی نہ جان تو قائل کو خون بہا دیکھو  
بہین نگار کو الفت نہو نگار تو ہے  
بہین بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے

سفینہ جبکہ کنارہ پہا لگا غالب  
خدا سے کیا ستم و جور تا خدا کہئے

دو چہے اور عشق میں بلباک ہو گئے  
صدمہ بہا کی اوسوئی آلت میکشی

<p>کلفت افشگی کو عیش مبتابی حرام</p>	<p>ورنہ دندان درد دل افشرون بیاختند</p>
<p>سوزش باطن کے میں حباب نگرہ نہ بیان</p>	<p>دل محیط گریہ وب آشنائے خندہ سے</p>
<p>حسن بے پردہ خریدار متاع جلوہ ہے</p>	<p>آئینہ زائش تھکر اختراع جلوہ ہے</p>
<p>اتنا گجاء و آگہی رنگ تماشا نے باختر</p>	<p>چشم و اگر دیدہ آغوش و دواع جلوہ بخ</p>
<p>جنگ ہاں زخم نہ پیدا کرے کوئی عالم عیار و حشر مجنون ہے سر بسر افسردگی نہیں طرب انشاؤں لکھتات رونے سے انہی دم ملامت نہ کرے جچے چاک جگر جب رہ پریش نہ دھوسے لخت جگر سو ہے رگ بر خار شاخ گل ناکامی نگاہ سے برق نظارہ سوز ہر رنگ حشر ہر صفت گوہر شکست سر پہنی نہ عدہ صبر آزمائے غم ہے وحشت طبیعت یہ جادیا میں خیر بیکاری جنوں کو ہر شے کا شغل</p>	<p>منہ کل کہ تجھے راہ سخن واکرے کوئی تک خیال طرہ لید کرے کوئی ہاں درد بشکی دلیں مگر جا کرے کوئی آخر کسی تو عقدہ دل واکرے کوئی کیا فائدہ کہ جیب کو سودا کرے کوئی تا چند باغبانی صحر اکرے کوئی تو وہ نہیں کہ جنگو تماشا کرے کوئی نقصان نہیں جنوں کے جو سودا کرے کوئی فرصت کہان کہ تیری تمن کرے کوئی یہ درد نہیں کہ نہ پیدا کرے کوئی جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی</p>
<p>حسن فروغ شمع سخن دوری اسد</p>	<p>پہلوں گد انہ پیدا کرے کوئی</p>
<p>میرے دکھ کی داد واکرے کوئی ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی</p>	<p>ابن مرہم ہوا کرے کوئی شرع آئین پر مدار سہی</p>

حال جیسے گڑھے گان کبیر  
دل میں کہ جا کرے کوئی  
بات پر دان زبان کنتی ہے  
وہ کہیں اور سا کرے کوئی  
بیک نہ ہوں جنوں میں کیا کیا کرے  
پکیزہ مجھے خدا کرے کوئی  
نہ سو گڑے بڑا کرے کوئی  
نہ ہو کر بڑا کرے کوئی  
روک لو گڑھے چلے کوئی

۵۴

کون سے جو نہیں سے جان  
س کی حاجت سے کرے کوئی  
کیا حضرت سے کرے کوئی  
اب کسی بجا کرے کوئی غالب  
جب تو فتح ہی اور نہ کرے کوئی  
کیا گلہ کرے کوئی  
کہوں کی شے اب کیا کرے کوئی  
سیت ہی علم کی کیا کرے کوئی  
ندامت ہی کو نہیں مجھ کو کرے کوئی  
مبارک طرز و روش جان بویں  
بیبیب لطف اگر تو شکر کرے کوئی







دیوان غالب

<p>جی کھدے یہ افسردگی دلیہ جلا ہے          آئینہ باندازگی اغوش کشا ہے          اوج نالہ نشان جگر سوختہ کیا ہے          معشوقی دوا حوصلگی طرز بدیا ہے          دستہ سنگ آرد پیمان وفا ہے          تیغ ستم آئینہ تصویر مینا ہے          سایہ کی طرح ہم یہ عجیب وقت پیرا ہے          یار باگ ان کردہ ٹٹا ہون کی سرا ہے</p>	<p>شعلہ سے ہوتی ہو جس شعلہ زنجو کی          تمثال میں تیرے ہی وہ شو کہ جھوٹا          قمری کف خاک تر و بلبل قفس رنگ          خونی تیری افسردہ کیا دشت دلو          جب سو رو دھواؤ گزرتاری الفت          معلوم ہوا حال شہیدان گدشتہ          اسے پیر تو خورشید جہاں تاباں رہی          ناکردہ گناہوں کی ہی حسرت کی دود</p>	<p>شعلہ سے ہوتی ہو جس شعلہ زنجو کی          تمثال میں تیرے ہی وہ شو کہ جھوٹا          قمری کف خاک تر و بلبل قفس رنگ          خونی تیری افسردہ کیا دشت دلو          جب سو رو دھواؤ گزرتاری الفت          معلوم ہوا حال شہیدان گدشتہ          اسے پیر تو خورشید جہاں تاباں رہی          ناکردہ گناہوں کی ہی حسرت کی دود</p>
<p>بیگانگی خلق سے بیدل ہو غالب          کوئی نہیں تیرا تو میر بچان خدا ہے</p>	<p>بیگانگی خلق سے بیدل ہو غالب          کوئی نہیں تیرا تو میر بچان خدا ہے</p>	<p>بیگانگی خلق سے بیدل ہو غالب          کوئی نہیں تیرا تو میر بچان خدا ہے</p>
<p>منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی          ایک جو بچکان کفن میں گڑوڑ دن وین          دہتا ہے مجھے حشر مرگ قاتل کیوں اوشا          دھڑکتی تھی یہ سونہ کسی کو پلا سکو          آندہ ہمار کی ہے جو بلبل پر نغمہ سنج          گود ان نہیں دیکھی نکالی ہو تو میں          کیا عرض ہے کہ سکوٹے ایک جواب          گرمی سہی کلام میں لیکن اس قدر</p>	<p>قسمت کہانی میر سے قد و رخ کی طہور کی          پڑتی تو آنکھ تیرے شہید و نہ جور کی          کیا بات ہو پتھاری شراب طہور کی          گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی          اڑتی سے اک خبر سے زبان طہور کی          کعبہ سوان تبو کو بھی ہو نسبت ہو دور کی          آونہ ہم ہی سیر کریں کوہ طور کی          کی جس سو بات آئو شکایت ضرور کی</p>	<p>قسمت کہانی میر سے قد و رخ کی طہور کی          پڑتی تو آنکھ تیرے شہید و نہ جور کی          کیا بات ہو پتھاری شراب طہور کی          گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی          اڑتی سے اک خبر سے زبان طہور کی          کعبہ سوان تبو کو بھی ہو نسبت ہو دور کی          آونہ ہم ہی سیر کریں کوہ طور کی          کی جس سو بات آئو شکایت ضرور کی</p>
<p>غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں          جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی</p>	<p>غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں          جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی</p>	<p>غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں          جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی</p>

جی کھدے یہ افسردگی دلیہ جلا ہے  
 آئینہ باندازگی اغوش کشا ہے  
 اوج نالہ نشان جگر سوختہ کیا ہے  
 معشوقی دوا حوصلگی طرز بدیا ہے  
 دستہ سنگ آرد پیمان وفا ہے  
 تیغ ستم آئینہ تصویر مینا ہے  
 سایہ کی طرح ہم یہ عجیب وقت پیرا ہے  
 یار باگ ان کردہ ٹٹا ہون کی سرا ہے

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی  
 ایک جو بچکان کفن میں گڑوڑ دن وین  
 دہتا ہے مجھے حشر مرگ قاتل کیوں اوشا  
 دھڑکتی تھی یہ سونہ کسی کو پلا سکو  
 آندہ ہمار کی ہے جو بلبل پر نغمہ سنج  
 گود ان نہیں دیکھی نکالی ہو تو میں  
 کیا عرض ہے کہ سکوٹے ایک جواب  
 گرمی سہی کلام میں لیکن اس قدر

قسمت کہانی میر سے قد و رخ کی طہور کی  
 پڑتی تو آنکھ تیرے شہید و نہ جور کی  
 کیا بات ہو پتھاری شراب طہور کی  
 گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی  
 اڑتی سے اک خبر سے زبان طہور کی  
 کعبہ سوان تبو کو بھی ہو نسبت ہو دور کی  
 آونہ ہم ہی سیر کریں کوہ طور کی  
 کی جس سو بات آئو شکایت ضرور کی

غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں  
 جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی

غیر کلام بیت ہے

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی  
 ایک جو بچکان کفن میں گڑوڑ دن وین  
 دہتا ہے مجھے حشر مرگ قاتل کیوں اوشا  
 دھڑکتی تھی یہ سونہ کسی کو پلا سکو  
 آندہ ہمار کی ہے جو بلبل پر نغمہ سنج  
 گود ان نہیں دیکھی نکالی ہو تو میں  
 کیا عرض ہے کہ سکوٹے ایک جواب  
 گرمی سہی کلام میں لیکن اس قدر

قسمت کہانی میر سے قد و رخ کی طہور کی  
 پڑتی تو آنکھ تیرے شہید و نہ جور کی  
 کیا بات ہو پتھاری شراب طہور کی  
 گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی  
 اڑتی سے اک خبر سے زبان طہور کی  
 کعبہ سوان تبو کو بھی ہو نسبت ہو دور کی  
 آونہ ہم ہی سیر کریں کوہ طور کی  
 کی جس سو بات آئو شکایت ضرور کی

غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں  
 جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی

غیر کلام بیت ہے

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی  
 ایک جو بچکان کفن میں گڑوڑ دن وین  
 دہتا ہے مجھے حشر مرگ قاتل کیوں اوشا  
 دھڑکتی تھی یہ سونہ کسی کو پلا سکو  
 آندہ ہمار کی ہے جو بلبل پر نغمہ سنج  
 گود ان نہیں دیکھی نکالی ہو تو میں  
 کیا عرض ہے کہ سکوٹے ایک جواب  
 گرمی سہی کلام میں لیکن اس قدر

قسمت کہانی میر سے قد و رخ کی طہور کی  
 پڑتی تو آنکھ تیرے شہید و نہ جور کی  
 کیا بات ہو پتھاری شراب طہور کی  
 گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی  
 اڑتی سے اک خبر سے زبان طہور کی  
 کعبہ سوان تبو کو بھی ہو نسبت ہو دور کی  
 آونہ ہم ہی سیر کریں کوہ طور کی  
 کی جس سو بات آئو شکایت ضرور کی

غالب گراس سفر میں جو سادگی جلیں  
 جھکاؤ اس نذر کردن کا حضور کی

غیر کلام بیت ہے

<p>عرض ہوا ہے دعوت شرکان کو ہونے برہمن ہونے کیلئے جاکر گریبان کو ہونے دست ہونے کے سیر دریاخان کو ہونے سامان صد ہزار لنگہ ان کو ہونے سدا چمن طرازی دکان کو ہونے نظارہ و خیال کا سامان کو ہونے پتہ دار کا صنم کردہ ویران کو ہونے عرض متاع عشق و دل و جان ہونے صد گلستان لنگاہ کا سامان کو ہونے جان نذر دلفریبی عشق ان کو ہونے زلف سیاہ رنجہ پریشان کو ہونے سر سے تیز نشہ شرکان کو ہونے چہرہ فرج جو یہ گلستان کو ہونے سر زریار منت و دربان کو ہونے بیتے رہیں تصور جہان کو ہونے</p>	<p>کرتا ہوں جس پر ہر جگہ تخت کو پیر وضع اختیار کرونگا جو دم پیر گرم نالیاں سر بارے نقش پیر پیش جہاں دنگو ہوا عشق پیر پر رہا ہے خامہ شرکان بخون دل یا جگر ہوئی میں دل دیدہ پیر قریب دل پر لوانف کوئی ملامت کو جاؤ ہے پیر شوق کر رہا جو خریدار کی طلب دوڑی ہو پیر پر ایک گل دلا دیر خیال پیر چاہتا ہوں نامہ دلدادہ کہو لٹا مانگے میر کی کیکو لب پیام پر ہوس چاہتے ہیں پیر کی کو نقاب میں آرزو اک نو بہار ناز کو اس کے پیر لنگاہ پیر چاہتا ہے کہ در پہ کیلے رہیں جی و ہونڈ ہوتا ہے پیر وہی فرصت راند</p>	<p>درازدنی تالی سے تھکان کے لئے کرتا ہوں جس پر ہر جگہ تخت کو پیر وضع اختیار کرونگا جو دم پیر گرم نالیاں سر بارے نقش پیر پیش جہاں دنگو ہوا عشق پیر پر رہا ہے خامہ شرکان بخون دل یا جگر ہوئی میں دل دیدہ پیر قریب دل پر لوانف کوئی ملامت کو جاؤ ہے پیر شوق کر رہا جو خریدار کی طلب دوڑی ہو پیر پر ایک گل دلا دیر خیال پیر چاہتا ہوں نامہ دلدادہ کہو لٹا مانگے میر کی کیکو لب پیام پر ہوس چاہتے ہیں پیر کی کو نقاب میں آرزو اک نو بہار ناز کو اس کے پیر لنگاہ پیر چاہتا ہے کہ در پہ کیلے رہیں جی و ہونڈ ہوتا ہے پیر وہی فرصت راند</p>
<p>خالص چمن چمن پر ہر جگہ شامک ہو بیتے رہیں تصور جہان کو ہونے</p>	<p>خالص چمن چمن پر ہر جگہ شامک ہو بیتے رہیں تصور جہان کو ہونے</p>	<p>درازدنی تالی سے تھکان کے لئے کرتا ہوں جس پر ہر جگہ تخت کو پیر وضع اختیار کرونگا جو دم پیر گرم نالیاں سر بارے نقش پیر پیش جہاں دنگو ہوا عشق پیر پر رہا ہے خامہ شرکان بخون دل یا جگر ہوئی میں دل دیدہ پیر قریب دل پر لوانف کوئی ملامت کو جاؤ ہے پیر شوق کر رہا جو خریدار کی طلب دوڑی ہو پیر پر ایک گل دلا دیر خیال پیر چاہتا ہوں نامہ دلدادہ کہو لٹا مانگے میر کی کیکو لب پیام پر ہوس چاہتے ہیں پیر کی کو نقاب میں آرزو اک نو بہار ناز کو اس کے پیر لنگاہ پیر چاہتا ہے کہ در پہ کیلے رہیں جی و ہونڈ ہوتا ہے پیر وہی فرصت راند</p>
<p>رستہ طرز ستم کوئی آسمان کو ہونے رکھوں کچھ اپنی ہی شرکان جو خوفناک نہم کہ چور جو عسکر تار و پود کو ہونے بلو جہان جو اد تیری اک چھان کو ہونے</p>	<p>نہم کہ چور جو عسکر تار و پود کو ہونے بلو جہان جو اد تیری اک چھان کو ہونے</p>	<p>درازدنی تالی سے تھکان کے لئے کرتا ہوں جس پر ہر جگہ تخت کو پیر وضع اختیار کرونگا جو دم پیر گرم نالیاں سر بارے نقش پیر پیش جہاں دنگو ہوا عشق پیر پر رہا ہے خامہ شرکان بخون دل یا جگر ہوئی میں دل دیدہ پیر قریب دل پر لوانف کوئی ملامت کو جاؤ ہے پیر شوق کر رہا جو خریدار کی طلب دوڑی ہو پیر پر ایک گل دلا دیر خیال پیر چاہتا ہوں نامہ دلدادہ کہو لٹا مانگے میر کی کیکو لب پیام پر ہوس چاہتے ہیں پیر کی کو نقاب میں آرزو اک نو بہار ناز کو اس کے پیر لنگاہ پیر چاہتا ہے کہ در پہ کیلے رہیں جی و ہونڈ ہوتا ہے پیر وہی فرصت راند</p>

دیوان غالب

<p>سبقت چمن کی بخت و بخت کس کا بخت بہت صدمہ دار غائب و غائب وان کی خفاش کی حاصل جو بیکار وہ ہو کر وبال ہو گیا سب کا خان محل غنیمت جو بہت بیکار خشت نقش قدم اس کی سوا اختیار خدا میں گروہ خوشی کی سید اور امیر گرد و بس بخت کی سید اور امیر افشین کو جو دانش و طلب جیسی ناز</p>	<p>ادراوا خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا صلائے عام ہے پیران نکتہ دان کے لئے</p>					
<p>غرض خمیازہ ایسا کہ ہر موج بہار مطلوع ثانی فیض سے تر ہے ہر لہری شمع شمع دل پر وہ پیر اعلان پر پیل گلزار شکل طالع کس سے آئینہ مخدوم کردار دوقین جو وہ کی تیر سے پہلے اور بہار</p>	<p>تمام ہو میں بیان تک غزلین دیوان غالب کی اقصاء اور قطعات میں پایا</p>					
	<table border="1"> <tr> <th data-bbox="550 633 898 723">قصائد</th> <th data-bbox="898 633 1276 723"></th> </tr> <tr> <td data-bbox="550 723 898 2002"> <p>سایہ لادید باغ سوید اسے بہار ریزہ شیشہ می چہر تیغ کب سار تازہ ہے ریشہ نار بج صفت گشتار کہ اس آغوش میں ممکن ہر دو عالم کا شکار راہ خوابیدہ ہو و خندہ گل سے بیدار سر زلفت دو جہان ارباب سطر عیار قوت نامیہ او سکوی پیچہ پوری بیکار دام ہر کاغذ آتش زردہ طالع و سن فکار پہول جاکب قدح بادہ یہ طاق گلزار گم کرے گوشہ بیخاندہ میں گرد و ستار سبز مثل خط نو خیز ہو محیط پر کار طوطی سبزہ کس سے پیدا افتخار چشم جبریل ہوئی غالب خشت یور رشتہ فیض سے ازل ساز طاب معمار سداک اختر میں نہ نو مزہ گو ہر بار ہم ریا صفت کو تیری جو صفا پر مستطہار</p> </td> <td data-bbox="898 723 1276 2002"> <p>ساز گزردہ نہیں فیض چمن سے بیکار ستی یاوہا سے ہے بعرض سبزہ سبز چہ جام زمرہ کی طر عداغ بلنگ ستی ابر سے گل چمن طرب ہے حسرت کوہ و صحرا ہمہ دشوری شوق بلبل سنو ہے ہر فیض ہوا صوت ترکان یتیم کا گھر ہر سکتہ تاخیر تو بلند از ہلال کف ہر خاک بیکر دون شدہ قمری و زور میکدہ میں ہوا اگر آرزو گل چینی موج گل ڈھونڈ تجھ کو تکدہ غنچہ باغ ہر گچہ گر مائی اندیشہ چمن کی تصویر لعل سے کی ہے پر مزہ نہ رحمت شاہ وہ شہنشاہ کہ جسکی پے تعمیر سدا فلک العرش میچوم خم و دشمن مزدور تیری اولاد کے عکس ہو رہے گرد و نون ہم عبادت کو تیری نقش سجہ دہر نما</p> </td> </tr> </table>	قصائد		<p>سایہ لادید باغ سوید اسے بہار ریزہ شیشہ می چہر تیغ کب سار تازہ ہے ریشہ نار بج صفت گشتار کہ اس آغوش میں ممکن ہر دو عالم کا شکار راہ خوابیدہ ہو و خندہ گل سے بیدار سر زلفت دو جہان ارباب سطر عیار قوت نامیہ او سکوی پیچہ پوری بیکار دام ہر کاغذ آتش زردہ طالع و سن فکار پہول جاکب قدح بادہ یہ طاق گلزار گم کرے گوشہ بیخاندہ میں گرد و ستار سبز مثل خط نو خیز ہو محیط پر کار طوطی سبزہ کس سے پیدا افتخار چشم جبریل ہوئی غالب خشت یور رشتہ فیض سے ازل ساز طاب معمار سداک اختر میں نہ نو مزہ گو ہر بار ہم ریا صفت کو تیری جو صفا پر مستطہار</p>	<p>ساز گزردہ نہیں فیض چمن سے بیکار ستی یاوہا سے ہے بعرض سبزہ سبز چہ جام زمرہ کی طر عداغ بلنگ ستی ابر سے گل چمن طرب ہے حسرت کوہ و صحرا ہمہ دشوری شوق بلبل سنو ہے ہر فیض ہوا صوت ترکان یتیم کا گھر ہر سکتہ تاخیر تو بلند از ہلال کف ہر خاک بیکر دون شدہ قمری و زور میکدہ میں ہوا اگر آرزو گل چینی موج گل ڈھونڈ تجھ کو تکدہ غنچہ باغ ہر گچہ گر مائی اندیشہ چمن کی تصویر لعل سے کی ہے پر مزہ نہ رحمت شاہ وہ شہنشاہ کہ جسکی پے تعمیر سدا فلک العرش میچوم خم و دشمن مزدور تیری اولاد کے عکس ہو رہے گرد و نون ہم عبادت کو تیری نقش سجہ دہر نما</p>	
قصائد						
<p>سایہ لادید باغ سوید اسے بہار ریزہ شیشہ می چہر تیغ کب سار تازہ ہے ریشہ نار بج صفت گشتار کہ اس آغوش میں ممکن ہر دو عالم کا شکار راہ خوابیدہ ہو و خندہ گل سے بیدار سر زلفت دو جہان ارباب سطر عیار قوت نامیہ او سکوی پیچہ پوری بیکار دام ہر کاغذ آتش زردہ طالع و سن فکار پہول جاکب قدح بادہ یہ طاق گلزار گم کرے گوشہ بیخاندہ میں گرد و ستار سبز مثل خط نو خیز ہو محیط پر کار طوطی سبزہ کس سے پیدا افتخار چشم جبریل ہوئی غالب خشت یور رشتہ فیض سے ازل ساز طاب معمار سداک اختر میں نہ نو مزہ گو ہر بار ہم ریا صفت کو تیری جو صفا پر مستطہار</p>	<p>ساز گزردہ نہیں فیض چمن سے بیکار ستی یاوہا سے ہے بعرض سبزہ سبز چہ جام زمرہ کی طر عداغ بلنگ ستی ابر سے گل چمن طرب ہے حسرت کوہ و صحرا ہمہ دشوری شوق بلبل سنو ہے ہر فیض ہوا صوت ترکان یتیم کا گھر ہر سکتہ تاخیر تو بلند از ہلال کف ہر خاک بیکر دون شدہ قمری و زور میکدہ میں ہوا اگر آرزو گل چینی موج گل ڈھونڈ تجھ کو تکدہ غنچہ باغ ہر گچہ گر مائی اندیشہ چمن کی تصویر لعل سے کی ہے پر مزہ نہ رحمت شاہ وہ شہنشاہ کہ جسکی پے تعمیر سدا فلک العرش میچوم خم و دشمن مزدور تیری اولاد کے عکس ہو رہے گرد و نون ہم عبادت کو تیری نقش سجہ دہر نما</p>					





<p>عذرتیں دینا نہ آنے کے سے آیا ہے عید کا پیغام اوسکو بولا بچا بچا صحیح جواب دے اور اُسے شام رکب نہ کیا کیسے جان بیا بہ آغا اور پیرا اجسام راز دل سے کہیں نہ خام جھکے سبھا کہ کیا کہیں خام جاننا چون کہ آج ونبین</p>	<p>ہم نامی کو نوری تاجہ عرض نکلیں شعلہ شمع مگر شمع یہ باند ہے آئین رقم بندگی حضرت جبرئیل آئین خاکینکہ جو خدا نے دیئے جانل دین تیری تسلیم کو میں لوح و قلم دست جمید کس سے ہو سکتی جو آدیش فردوس پرین کہ سوائے کوئی اسکا خریدار نہیں ہر تیرے حوصلہ فضل پر بسکہ یقین کہ اجابت کہی ہر حرف پہ سو بار آمین کہ میں خون جگر سے میری آنکھیں رنگین کہ جہا تک چل اُسے قدم اور جسو جہلیں انگہ جلوہ پرست و نفس صدق گزین</p>	<p>جسم اطہر کو تیرے درخشاں ہر منیر کس سے ممکن ہے تیری مدح بغیر از واجب آستان پر ہے تیرے جو ہر آئینہ نگ تیرے در کے لئے اسباب تیار آمادہ تیری مدحت کیلئے عین حق جان کام و کس ہو سکتی ہے مداح مدوح خدا جسٹن یازار معاصی اسد اللہ اسد شوخ عرش مطالب ہیں گستاخ طلب دے دعا کو میرے رتبہ حسن قبول تم شیر سے ہو سینہ بھیا شک لیریز لمح کو الفت دلدل میں یہ سرگرمی سوتی دل الفت لب سینہ تو حید فضا</p>
<p>ایک ہی امید گاہ آتام انہی نے مانا کہ تو ہے عقیقہ گوش غالب و کلام کہ سنیں کلام جانتا ہوں کہ جانتا ہے تو تبت کہایت بطن استقام پہر تیان کو تو ہو تو ہو اسے ماہ قریب ہر روزہ بر جمیل و دام جگو کی یاد رہو شعلہ کا جز بقرب تیرے عید ماہ صدام</p>	<p>صرف اعداد و شعلہ و دود و رخ وقت احباب گل بنیں فردوس میں</p> <p><b>قصیدہ</b></p> <p>ہاں یہ نو سین ہم ادس کا نام دودن آیا ہے تو نظر دم صبح یار سے دودن کہان رہا غائب اڑ کے چانا کہان کہ تارون کا مہر حیا اسے سرور خاص خواص</p> <p>جبکہ تو جھگ کی کر رہا ہے سلام یہی انداز اور یہی اندام نبدہ عاجز ہے گردش آباد آسمان نے بچھا رکھا تھا دام جند اسے نفاط عام عوام</p>	<p>ہاں یہ نو سین ہم ادس کا نام دودن آیا ہے تو نظر دم صبح یار سے دودن کہان رہا غائب اڑ کے چانا کہان کہ تارون کا مہر حیا اسے سرور خاص خواص</p>

<p>پہر نیا چاہتا ہے ماہ ست مڑ          جھگو کیا بانٹ دیگا الفام          اور کے ہیں دین سے کیا کام          گریختے ہے امید رحمت عام          کیا نڈیگا نچے سے کلف م          کر چکی قطع تیری تیزی کام          کوئی دشکوستے و محسن منتظر و بام          اتنی صورت کا ایک بلور میں جام          تو سن طبع چاہتا ہے رنگام</p>	<p>جاننا ہوں کہ اوسکے فیض سے تو          ماہ بن ماہتاب بن میں کون          میرا اپنا جہد امسالہ ہے          ہے نچو آرزوئے بخشش خاص          چونکہ بخشے گا تجکو فر فرود          جبکہ چودہ منازل فلکی پڑ          تیرے پر تو سے ہوں فروغ پذیر          دیکھنا میرے ہاتھ میں لبریز          پہر غزل کی روشنی پہ چل نکلا</p>	<p>تو نہیں جانتا تو میرے لسن          تمام شاہنشاہ بلند مقام          میں چشم و ذل بہادر شاہ          مظہر و دل جلال والا محسوم          شہسوار طرقتہ الضافات          تو بہا جسد یقیناً اسلام          جس کا ہر فعل صورت انجاء          جس کا ہر قول صفی العمام          بنم میں میزان مقفوع جم</p>
	<p>غزل</p>	
<p>جھگو کہنے کہا کہ ہمد نام          غم کو جب ہو گئی ہوسیت حرام          کہ نہ سمجھیں وہ لذت دشنام          جبر خستہ لی ہو جس گردنش دام          دل کس لینی میں جھگو تھا ابرام</p>	<p>نہ پر غم کر چکا ہے میرا کام          جو ہے پہر کیوں میں پیو جاؤں          بوسہ کیسا ہی غنیمت ہے          اوس قدح کا ہمدرد مجھ کو نقد          بوسہ دینے میں اوسکو ہے انکار</p>	<p>نہم میں اوسکو و ستم و سام          اسے ترالطف زندگی افزا          اسے ترالطف زندگی افزا          چشم بد و خستہ لہو شکوہ          لوش الہیہ رخاں کلام          جان نثاروں میں فقیہ و م          جبر خواروں میں شہر جام          وارث ملک جانیے میں ناخج          اسے ج و خستہ و ہرام</p>
<p>چہ پڑتا ہوں کہ اوسکو غصہ آوے          کہیوں رکھوں ورنہ غالب اپنا نام</p>		
<p>اسے پیری چہرہ یک تیر خرام          ہیں ماہ و مہر و مہرہ و ہیرام</p>	<p>کہہ چکا میں تو سب کچھ اب تو کہہ          کون ہے جسکے درپہ تاصیہ سا</p>	

# دیوان غالب

زور بازو میں مانتے ہیں سب سے  
مرحبا ہوشکافے نادک  
بڑے بڑے تر غیر ہفت  
عسد کا کر ہی ہے کیا دم بند  
بڑے فیمل گران جسد کی صدا  
فن صورت گری میں ترا اگر نر  
اوسکی مضروب کی سپرد تن سے  
جب ازل میں رقم پذیر ہوئے  
اور ادن آوران میں یہ کلک قضا  
لکھدیا شاہدوں کو عاشق کش  
آسمان کو کہا گیا کہ کہیں  
حکم ناطق لکھ گیا کہ کہیں  
آتش و آب و باد و خاک سنی  
چہر رخشان کا نام خسرو روز  
بڑی توفیق سلطنت کو بھی  
کاتب حکم نے ہو جب حکم

گیو گو گو زور ویرن در خصام  
آفسرین آبداری صمصام  
تبع کو بڑے تیغ خصم نبام  
ہرق کو دے رہا ہے کیا الزام  
بڑے رخس یک عنان کا خرام  
گر نہ رکھتا ہو دست گاہ تمام  
کیون نمایان ہو صورت او غام  
صفحہ ہائے لیلے و ایام  
جھگڑا مست درج ہوئے احکام  
لکھدیا عاشقوں کو دشمن کام  
گنبد تیز گردن بلی فام  
خال کو دانہ اور زلف کو ادام  
وضع سوزنم درم ہو زام و دام  
ماہ تابان کا اسم شمعہ نام  
وے بدستور صورت ارقام  
اس رقم کو دیا طرز و دام

سے زبا جھنڈا  
خسہ و خنجر  
شب کو تباہی کی سی  
وہ ہی تھی ایک سی  
صحبہ راز ماہ و خنجر  
سیر کو ایک سی  
دینے میں دھوکا دینے  
سطح گردن پر ہاتھ  
مونیون کا بڑا بڑا  
صبح تباہی جھنڈا

۶۱

اک نگار آتشین رخسرم لکھلا  
تھی نظر بند کی کیا جیب دھو  
مادہ لکھنگ کا سنا سنا لکھلا  
لا کے ساقی دینے دینے لکھلا  
ارکھدیا ہے ایک جھانم تر لکھلا  
بزم سطلانے نہولی اراستہ  
کعبہ امن و امان کا در لکھلا  
تاج زین مہربان سکھلا  
خسرو افغان کے منہ پر لکھلا

پہ ازل سے روئے آغاز

ہوا بد تک رسائے احیام

قصہ

سچہ دم دروازہ حاد کہلا  
مصر عالم تاب کا منظر کہلا

<p>راز ہستی او سپ سرتا سر کہلا مقتضیٰ چرخ و وقت اختر کہلا عقدہ احکام آفتاب مست کہلا اوسکے سر سگوند کا چتر کہلا وان لکھا ہے چہرہ فیض کہلا تہان سو وہ غنیمت صحر کہلا تو کہو بت خانہ آذر کہلا منصب میر و ماہ و نجوم کہلا میری حد و مع سو باہر کہلا کسے کہو لا کہلا لکھو کہلا تجسسے گر شاہ سخن گستر کہلا لوگ جانین طبلہ غنیمت کہلا</p>	<p>شاہ روشن دل پہلو شکوہ وہ کہ جسکی صورت نکوین مین وہ کہ جسکی ناخن تاویل سے پہلے دار اکا نکل آیا ہے روشن سورت کی جہان فہرست تو سن شہ مین ہر وہ خوبی کہ جہا نقش پاکی صوفی مین وہ دلفریب تجسسے فیض تربیت سو شاہ کی لا کہ عقدہ دل میں ہے لیکن ہر ایک ستار دل و ابستہ فضل ہے کلید یاغ معنی کی دکھاؤ لگا بہار ہوں جہان گرم غر بخوانی نغمہ</p>	<p>نام کے ساتھ الیہ پیغام مرگ دیو غالب کی ہر ایک ہر ایک پہلے دیکھو پند اور گراویا کوئی پہلے ہو اندر تہ ازی کا خیال حاصل کیا کی طبیعت سے مدد یادمان ہی او پیتی ہی لکھ کہلا مع سے معنی سے دیکھ</p>
--	--	--

غزل

<p>کاش کے مونا قفس کا در کہلا یار کا دروازہ بادین گر کہلا دوست کا ہر راز و دشمن کہلا زخم لیکن داغ سے بہتر کہلا کب کب سے غمزدہ کی خنجر کہلا رہ روز میں پردہ پر کہلا آگ پہرے کیلئے اگر دم بہر کہلا</p>	<p>گنج مین ہمار ہوں یون پر کہلا ہم نیکار مین او کہلی یون ہوا کہلا جھکو بھی اس راز داری پر کہلا راستی دل پر پہلا لگتا تھا داغ ہاتھ سے کہدی کب سے لوگمان مفت کا کسوٹ پر اس پر کہلا سوز دل کا کیا کہے باران کہلا</p>	<p>بیان غزل کے قید و ہر سکھنا پہنچ چکے کہلا بادشاہ کا رایت لکھ کہلا بادشاہ کا نام لکھنا ہے خطیب اس کا پوچھنا ہے سب کہلا سکھنے کا ہوا ہے رشتہ اس اس کا پوچھنا ہے سب کہلا</p>
--	---	---





<p>ماہ سے پہلے دیوانہ سے جانا ہوا نہرہ سے ترک کیا خون سے کرنا طول تری مانتی امی اصلاح مفلس کی تری بخشش موصی انجام مفلس کی ترا خیال تر کرم سیکھنے کی نوید ترا انداز غافل مسموم کی دیل نخست تاسا ز کچھاناکہ کرے بجایا چھٹا کچھاناکہ کرے بجایا چھٹا کچھاناکہ کرے بجایا چھٹا کچھاناکہ کرے بجایا</p>	<p>آدم کو دیکھتا اگر یک بار روشن کار گاہ برگ و لوزا بہر در راہ حسد کا تو مشہ صاحب شمع و برگ و بار ہوا خاص مہ آج جو نہ ارزاں ہو وہ کہ ہے والی ولایت عہد فخر دین عز و شان جہاد و جلال کار فرمائے دین دولت و تخت سایہ اس کا ہما کا سایہ ہے ای منیض و جو و سایہ نور اس خداوندندہ پرور کو</p>	<p>پیشکد تیا طلا کی دست افشار ناز نشہ و دودمان آج ہوا طوبی و سدرا کا جگر گوشہ ناز پرور دہ بہار ہے اسم تو بر نخل باغ سلطان ہو عدل ہو اسکی ہر حمایت زینت طینت جمال و جمال چہر آرائی تاج و مسند و تخت خلق پر وہ خدا کا سایہ ہے جھلک ہے نمود سایہ لوز دارت گنج و تخت و افسر کو</p>
<p>پیشکد تیا طلا کی دست افشار ناز نشہ و دودمان آج ہوا طوبی و سدرا کا جگر گوشہ ناز پرور دہ بہار ہے اسم تو بر نخل باغ سلطان ہو عدل ہو اسکی ہر حمایت زینت طینت جمال و جمال چہر آرائی تاج و مسند و تخت خلق پر وہ خدا کا سایہ ہے جھلک ہے نمود سایہ لوز دارت گنج و تخت و افسر کو</p>	<p>شاہ دول شاہ دمان رکھو اور غالب پہ جہر مانی رکھو</p>	<p>شاہ دول شاہ دمان رکھو اور غالب پہ جہر مانی رکھو</p>
<p>شاہ دول شاہ دمان رکھو اور غالب پہ جہر مانی رکھو</p>	<p>شاہ دول شاہ دمان رکھو اور غالب پہ جہر مانی رکھو</p>	<p>شاہ دول شاہ دمان رکھو اور غالب پہ جہر مانی رکھو</p>

# دیوان غالب

نیک ہوتی میری حالت تیرا تکلف  
جمع ہوتی میری خاطر تو نکرتا تجھ

قصد کون و مکان خستہ نواز یلین دیر  
کعبہ امن و امان عقدہ کشا ہمیشہ متعلیل

ایضاً

گئے وہ دن کہ نازانستہ غیر و تکی فادری  
کیا کرتی تھی تم تقریریم تماموں سے تہ

بس اب بگڑی یہ کیا شرمندگی جاسے دولیاد  
قسم تو ہمسو گریہ ہی کہیں کیونم کہتو تہ

کلکتہ کا چوڑا کر کیا تو نے ہمشین  
وہ سبزہ زار ہائے مطرا کہ ہر غضب  
صبر آزمادہ اونکی نگاہیں کہ صفت نظر  
اک تیر میرے سبب میں را کہ ہاڑ ہائے  
وہ نازنین تیاں خود آرا کہ ہاڑ ہائے  
طاقت رہا وہ اونکا اشارہ کہ ہاڑ ہائے

وہ میوہ ہائے نازہ شیریں کہ واہ واہ  
وہ بادہ ہائے تاب گوارہ کہ ہاڑ ہاڑ

## درجہ دلی

ہے جو صفا کی کف دست پہ چکھی ڈال  
خامہ گشت بدندان کہ اس کی کہنے  
میر مکتوب عزیزان گرا کہنے  
مسی آلودہ مرگشت جیہان کہنے  
خاتم دست سلیمان کی مشابہ کہنے  
انتر سوختہ قیس سے نسبت دیکھنے  
زیب و تیار ہوا سو حقد را چھا کہنے  
ناطقہ سر گریہ کہ اسے کیا کہنے  
حریر یار و رفیق شکر فاق خود آرا کہنے  
داع طوف جگر عاشق شیدا کہنے  
سربستان بریزاد سے مانا کہنے  
خال شکنین رخ و گلش بیلا کہنے

چراں سود و یار جبرم کہنے  
نماز آہستہ بیابان خن کا کہنے  
ضعیفین او سدا گریہ کہنے  
وہ میں سرفراز کہنے  
صوفیوں اس شہر کہنے  
سیکڑا میں اس وقت کہنے  
کیون اس درجہ جنت کہنے  
کیون اس نقطہ جبر کا کہنے  
کیون اسے گویا ناب تصور کہنے

۶۵

کیون اسے دوک دیدہ عتقا کہنے  
کیون اسے تیکم اس بیلا کہنے  
کیون اسے نقش پے نازہ کہنے  
نیزہ پرہیز کہنے  
اور اس جگہ پیاری کو سید کہنے

قطرہ

نیزہ کی جفت چھوڑ دلائے  
چرخ جگہ ہی بیسمن کی روشنی رونی

دیوان غالب

<p>خشی کا ہوا پہلا جس کا سبب سردی نسبت ان گدیہ سے لکھو تری ہاں نہ ہو یہ عوام تو روز و رات کو تری ہاں نہ ہو تو سکنہ رہے مرا غریبے دن نہ رہے گو شرف غریبی ہی چلو لڑا نہ ہو ایسے لڑتے نہ تھکاتے رہو لڑا کار نہ ہاں غالب کی نشین ان کے عادات نہ رہے مشق و ناست</p>	<p>دیکھتے تھے کہ ہون لکھتے تھے خلد سے یا ہر جو کہانے حضرت آدم یہ پیش روئی</p>
<p>۶۶</p> <p>بے جا شبہ آخریاد حضرت جلوت رہیں جن میں ہرگز نہ ہو جو از جا ہر کہ ہر کو جا سب کو روز باہر ہر کو جا غالب کی بیان ہر کو جا بالی نہیں ہر کو جا شہرین سوزہ ہر کو جا بے خبر گے ہر کو جا</p>	<p>بیان مصنف</p>
<p>مشق و ناست</p>	<p>مشق و ناست</p>
<p>۶۶</p>	<p>۶۶</p>

# دیوان غالب

<p>یوں سمجھو کہ سچ سے غالی کئے ہوئے لاکھوں ہی آفتاب ہیں اور ہمارا چاند</p>	
<p>در مدح شاہ</p>	
<p>اسے شاہ چاہیے جہاں بخش جہاں نثار یہ عقدہ دشوار کہ کوشش سے منہ ہوا محکم ہے کہے حضرت سکندر سے بڑا ذکر آصف کو سیلانی کی وزارت سے شرف ہوا ہے نقش مریدی تیرا فرمان الہی یا تو آپ سے کہ سب کرے طاعت میلان دہ ہونڈ ہے نہ علی ہو جہ دریا میں روانی ہے گرجہ چمکتے سرائی میں نوقل کیونکر نہ کروں مدح کو میں ختم دعا پر نور ہے آج اور وہ دن کہ ہوئے یمن</p>	<p>ہے بے شک ہر دم تجھ کو صد گونہ نصرت تو داکو سے اس عقدہ کو سہی باشت کر لب کو ذرا سے چشمہ جہاں سے طہارت ہے خضر سلیمان جو کہ ہے ترے ذرات ہے داغ غلامی تیرا تو فیع امارت تو آگ سو گھر دھو کرے تاب شرارت باقی ہے آتش سوزان میں طہارت ہے گرجہ چمکتے سرائی میں نصرت نام ہے تنگنا میں بند کو میری عبادت نصارت کی صنعت حق باطل بصارت</p>
<p>تجھ کو شرف ہر جہاں تاب مبارک غالب کو ترغیب عالی کی زیارت</p>	
<p>افطار رسوم کی کچھ اگر دستگاہ ابو جس پاس رزہ گہول کے گمانیکو کچھ نہ ہو اگر ایش مستحق حضور شاہ</p>	<p>اوس شخص کو ضرور سے روزہ رکھا کرے روزہ اگر نہ کیا نہ تو تاجا رکھا کرے</p>

اوشن شاہ زہ آسمان اور رنگ  
اسے جہاں دار آفتاب  
نہا میں ایک بینواری کو شہ نشین  
اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار  
نہا میں اس کو دوست سلینو کار

ہوں تو ذرا سے نظر میں ات خود  
کہ گریں کو میں کہوں غاسک  
جانا ہوں کہ اٹھ خاک کو عار  
بادشاہوں لیکن ایسی جہیں کہ ہوں  
خانہ زاد اور مرید اور مداح  
ہے عیشہ سے یہ عریفہ نگار  
بارہا زکری ہو گیا مد شکر  
بہنیں یا کہیں جس جہاں

<p>دعا ہے مزدی الا اظہار ذوق آرائش سرود ستار ناتکے پاؤں چہر پر آزار جسم رکنا ہوں ہے اگر چہ نرا کچھ نہایا ہنسن ہے اب کی بار یہاں میں جاتیں ایسے نیل ہنسا دہو پکھا دے کہا ننگ جاندار وقتا رب عذاب الہی اسکے ملنے کا ہے عجب ہنسا خلق کا ہے اسی جن پہ مستدار اور چہ ماہی سالمین دو بار اور رہتی ہے سود کی تکرار ہو گیا ہے شریک سا ہو کار شاغر نظر کوئی خوش گشتار ہے زبان میری تیغ جو ہر دار ہے قلم میرے ابر کو ہر بار قہر ہے اگر کرد نہ چھ کو ہر بار آپ کا نوکر اور کہا دن اور رات تانا ہو چھ کو زندگی دشوار شاعری سے ہنسن تجھی سر و کار ہر برس کے ہوں دن بچا ہر کار</p>	<p>نکون آپ سے تو کس سے کہون پریشد اگر چہ مجھ کو ہنسن کچھ تو چار سے مین چاہیے آخر کیون درکار ہو چھو پو سشش کچھ خرید اہنسن ہے اب کی سال رات کو آگ اور دن کو دہو پ آگ تاپے جہاں تلک انسان دہو پ کی تائش آگ کی گرمی میری تنخواہ جو مقرر ہے رسم ہے مردہ کی چہ ماہی ایک مجھ کو دیکھو تو ہوں یقین حیات بسکہ لیتا ہوں ہر چہ قرض میری تنخواہ مین ہنسن کا آج جہاں ہنسن زمانہ مین رزم کی داستان گر سنئے پڑا نرم کی التزام گر کیجئے پڑا ظلم ہے گرد و سخن کی داد آپ کا بندہ اور ہر دن ننگا میری تنخواہ دیجی ماہ بے ماہ ختم کرتا ہوں اب دعا پہ کلام پڑا تم سلامت رہو ہر بار برس</p>	<p>قلب است یہ کلیم ہوں لازم ہے مر نام نہ جہاں مین جو کوئی فتنہ نظر کا کیا ہو نہ غلبہ میرے کسی کسی بیستے کہ جو شریک ہو اسے شریک غالب قطبہ ۲ سہل ہنسن دیو کھنڈن کی آہ ۶۸ جو گیا گزری تے روز حاضر ہنسن ہے ہنسن دن ہنسن ہے تین ہنسن ہنسن ہنسن دن ہنسن قطبہ ستار خجندہ جن طوے نرا جعفر دیکھو دیکھو سب کا ہے جی خطو ہر برس ہر سال کی خطو ہر برس ہر سال کی خطو</p>
--	---	---



قطعہ ہم تاریخ دیگر

ہوئی جب مرزا جعفر کی شادی ہو انہیں ہم طرف میں رخصت نا امید  
کہا غالب سے تاریخ اس کی کیا ہے تو بولا انشراح جن جن جمشید

قطعہ ۵

گو ایک بادشاہ کی بیچانہ زاد میں دربار دار لوگ ہم آشنا نہیں  
کا فوٹیہ ہاتھ دھر لڑتین کر تو ہو تو سلام اس سے ہر مراد کہ ہم آشنا نہیں

رباعیات

بعد ازاں تمام یوم عید اطفال آیام جوانی رہے ستر کشاں  
آپہو پنے میں تا سواد اقلیم عدم اسے عمر گزشتہ یک قدم استقبال

ایضاً

شب رلف و رخ عرق قشاکا غم تھا کیا شرح کردن کہ طرف ترعب ام ہا  
رویا میں ہزار آنکھ سے صبح تلک ہر قطرہ اشک دیدہ پر غم بہت

ایضاً

انتہائی ہر جسے شغل اطفال ہے سوز جگر کا بھی اسطو رکھاں  
تہا موجود عشق بھی قیامت کوئی لڑکوں کے لہو گیا ہے کیا کہیل نکال

ایضاً

دل تہا کہ جو جان در نہیب ہے  
تیا کی رنگ و صورت ویدہا  
ہر روز اندرون اسے چلی آتو  
ہر روز کہیں تو خندیدہا  
ایضاً  
ہے بطن مدفاش روشن کے لئے  
جنت کہ مدفاش اڑنے کے لئے  
ہفتے ہر بار صوت کاغذ باد

۶۹

پہلے میں وہ مدفاش اڑنے کے لئے  
ایضاً  
ان کی تہا تو دیو گیا ہے کہ گویا  
اس سے لگہ مدفاش ہو گیا ہے گویا  
پیار کے آگے بول سکتی ہی نہیں  
غالب منہ بند ہو گیا ہے گویا

دیکھ جی کے بند ہو گیا ہے غالب	دل رنگ کر بند ہو گیا ہے غالب
والہ شب کو غنیمت آتی ہے ہمیں	سو نا سو گند ہو گیا ہے غالب
ایضاً	
منگل ہے زبیر کلام میرا ہے دل	سُن گئے اوسے سخنوران کامل
آسان کہنے کی کرتے ہیں فریادیں	تو کیم مشکل دگر نہ گویم مشکل
ایضاً	
ہو بھی ہے جو کچھ کوتاہی جاہِ ذوال	ہے لطف و عنایات شہنشاہِ ذوال
یہ شاہِ ذوال سب کچھ دیا	ہے دولت و دین و دانش و داد کی دال
ایضاً	
میں شہین صفات و الجلائے باہم	آثارِ جلائی و جبلی باہم
ہوں شاد نہ کیوں ساغل و عالی باہم	ہے ابکی شہید و دیوالی باہم
ایضاً	
حق شہ کی بقا سے خلق کو شاد کرے	تا شاہِ شیوع دانش و داد کرے
یہ وہ جو گئی ہے رشتہ عمر میں گلاشہ	ہے صفحہ کہ افزائش اعداد کرے
ایضاً	
اس شہین لاکھ تار ہوں بلکہ سودا	اتنے ہی برس شمار ہوں بلکہ سودا
ہر نیکو کو ایک گرہ فرض کر میں	اسی گرہ ہزار ہوں بلکہ سودا

ایضاً

کہتے ہیں کہ ایسا ہر دم آزار نہیں  
عشاق کی پرورش سے اوسے عار نہیں  
جو ہر گز ظلم سے اویٹ یا ہر گز  
کیونکہ ماؤں کے اسیمنے تلوار نہیں

ایضاً

ہم کو دینے سے مل کر کے دے  
کرتے ہیں رنگ کا کر کے دے  
کرتے ہیں خد سے دے  
وہ اپنے ہیں صبح و شام کر کے دے

ایضاً

سلمان خود بخود کب کی خبر لادے  
دور سے اس کی خبر لادے

دیوان غالب

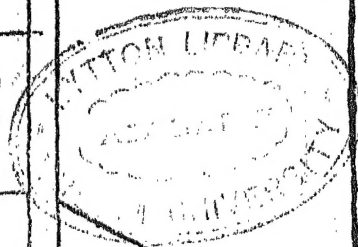
روزہ میرا ایمان ہے غالب لیکن		جسٹانہ شرف آب کہاں سر لاؤں	
ایضاً			
ان سیم کے بچہ کو کوئی کیا جاسے		سچے میں چوہا رنجان شہ دلائے	
مکن کر دیوینے ہم دعا میں سو بار		فیروزہ کی تہنچ کے یہ دانے	
الطبع			
<p>خدا کا شکریہ کہ اند لوٹن دیوان اردو حضرت غالب دہلوی مطبع ایلعلانی پانہام فقط و بخش بازار سیب اگرہ</p>			
غزل سمت عشق مولوی ضامن دہلوی			
بس بیگیا امر آگیاں توج کشتی پستی باد		بصیرت عجلت سنان بچان سنان بچان	
اب چلو سکی اس کشتیہ پاشن میں کاتام		ششمنہ بار سیرجی اوس میں سو چو جانا	
چلو تا میرا نصیب میرا راجی		چلو تا میرا منظر میرا راجی	
دعوت مہتمم بیتاب مہتمم معلوم شدہ کانیا رکھا		پیر کو کسی یا مہر کسی گفت فضا میں چو چا	

# غائب

پای سیفایس آنجا دند خدایگان  
خانی کون در مکان که دیوان آورد  
شاعرین شال سیریا گمانی خدایان  
میان اسد الله خان معروف

۷۲

ببیند از دست منقلب  
در طبع باطنی و روحه باز  
بهره با نفاخ  
چه چید شایع به روز



سیر اومرین دودی ناو طوفان بله	سیان ستمیری خیر نیلی جی
از عرق امن کردی تو مراد از خوشتر	ای یار خدا اسید بر آنا وصل شوق و جان
و دوت بخت پیر لگی دریا و دمن دریا	اب پانگیا اسو بهی ججو ای بر کرم دریا
سیر اومرین دودی ناو	سیان ستمیری خیر نیلی جی
خرد مالک ملک و قاسم شمسیر از اظہار	اعلی از منشا شکل کشان بحر سوم اظہار
تجدید مجید آب گیسو لیس لیس لیس لیس	خیرت خیران کیا گیسو لیس لیس لیس
سنتو نامبرای مادی بسیار	کرد تا مجید جی کتار جی
سچ زنا چار اچار اگر نگران شود از دست	دریا چار چار چار چار چار چار چار
و جلد خیر خیر سیر اومرین دودی ناو	حسنین کا قلم لیس لیس لیس لیس
علی جی ستمیری جان کجانی	علی جی ستمیری ستمیری
ببینم و غم و دریا و قاسم شمسیر از اظہار	غواصین سیر نگار گیسو لیس لیس لیس
و جلد خیر خیر سیر اومرین دودی ناو	بن تربت دریا صابر لیس لیس لیس لیس
دریا قاسمین کس قاسم لیس لیس لیس لیس	موتی ملین کس کس کس کس کس کس
اس اجمی سیر جلی ملین بہاگ	سیان کی ملین شمسیر خانی جی
این بخت طبعی نزد یک دوزخ و دگر اظہار	ارباب قاسم لیس لیس لیس لیس لیس
اسن لیس لیس لیس لیس لیس لیس لیس	ملین کی ملین لیس لیس لیس لیس لیس
دوزخ و دوزخ سیر اومرین دودی ناو	چیت لگی دہ یا ملین لیس لیس لیس
سب ملین لیس لیس لیس لیس لیس لیس	تن ایک بہاگ لیس لیس لیس لیس لیس
اجی میرے جا کے ملین بہاگ	سیان کی ملین تو گلشن منانی جی
۱۱۶۲۵	تمام شد







